© rasailojaraid.com

اس مضمون کو ہم یہین تک ختم کرنا مناسب سمجھتے ہین اور ذیل مین مضمون موعود کو درج کرتے ہین:-

تعمیل احکام توریت و انجیل کی نسبت

اسلامی اعتقاد

زمانۂ نبوت سے اسوقت تک موجودہ توریت و انجیل وغیرہ کتب سابقہ کی نسبت اہل اسلام کا یہ اعتقاد متوارث چلا آیا ہے کہ ان کتب کے جو احکام منجانب اللہ ہین اور وہ منسوخ یا امم سابقہ سے مخصوص نہین وہ امت محمدیہ کے لئے واجب العمل ہین۔ ان احکام پر مسلمانون کا عمل احکام قرآن پر عمل کے ضمن مین پایا جاتا ہے کیونکہ قرآن مجید جملہ احکام واجب العمل کتب سابقہ کا جامع ہے اور ان سب متنون کی گویا ایک شرح۔ لہذا احکام قرآن کی تعمیل بعینہ ان کتب کے احکام واجب التعمیل کی تعمیل ہے۔

یہ اعتقاد آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور آپکے اصحاب اور ان سے پچھلے مسلمانون مین سے کسی سے منقول نہین کہ موجودہ توریت و انجیل سے بلا واسطہ قرآن اخذ احکام

۱ (*) حدیث صحیح بھی قرآن کے حکم مین ہے گو اسمین قطعیت و ظنیت کا فرق ہے لہذا جو حکم حدیث صحیح مین وارد ہے اسکو بھی مسلمان حکم قرآنی سمجھتے ہین اور قرآن کی مثل واجب العمل جانتے - گو مفید یقین و اعتقاد نہین سمجھتے جبتک کہ وہ حد تواتر کو نہ پہنچے - بنا بر علیہ جو حکم شرائع سابقہ حدیث مین بلا انکار منقول ہے وہ بھی گویا قرآن مین ہے +

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

واجب ہے۔ اور قران کی مانند ان کتب سے تمسک کرنا مسلمانون کا فرض ہے۔ اور عہد یہ عمل انسے مروی ہے کہ اونہون نے بلا واسطہ قران ان کتب پر اعتماد کیا ہو۔ اور واقعات و حوادث روزمرہ مین ان کتابون سے فتوی لیا ہو۔

اِس زمانہ مین بعض مسلمانون کو یہ خبط پیدا ہو گیا ہے کہ موجودہ توریت و انجیل بلا واسطہ قران واجب العمل ہے اور ان کتب مین اور قران مجید مین بلحاظ عمل و تمسک کوئی فرق نہین ہے۔

اون کا یہ مقولہ ہے کہ "مسلمان ان کتابون کو ویسا ہی پڑھین جیسا کہ قران مجید کو پڑھتے ہین اور ان واقعات و حوادث مین جو اون کو روزمرہ پیش آتے ہین ان کتابون سے فتوی لین اور اخذ احکام کرین جیسا کہ قران سے اخذ احکام کرتے ہین خصوصاً اون مسائل مین جو قران مین نہین ہین اور ان کتب مین موجود ہین"۔

بعضے حضرات قران پر یہ مہربانی کرتے ہین کہ ان کتابون کے رتبہ کو رتبۂ قران سے کمتر سمجھتے ہین مگر رتبہ حدیث سے بڑھکر یا اوس کے برابر خیال کرتے ہین۔ اون کا یہ مقولہ ہے کہ "جو حکم قران سے نہ ملے وہ ان کتب سے اخذ کیا جائے۔ ان کتب مین وہ حکم نہ ملے تب کتب حدیث سے لیا جاوے اور کم سے کم یہ کہ ان کتب کو کتب حدیث کے برابر سمجھا جاوے"۔

اس مضمون مین ہم یہ ثابت کرنا چاہتے ہین کہ یہ دونون خیال و مقال کتاب و سنت و تعامل و توارث سلف امت کے مخالف ہین اور اعتقاد سبیل احکام کتب سابقہ کی نسبت وہی ہے جو صدر مضمون مین بیان ہوا اور موجودہ توریت و انجیل کے احکام بلا واسطہ قران واجب الاخذ نہین اور ان کتب کا رتبہ بلحاظ عمل صحیح حدیث کے برابر بھی نہین۔ چہ جائیکہ رتبۂ قرآن مجید کے برابر ہو۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پس واضح ہو کہ احکام توریت و انجیل وغیرہ کتب سابقہ بلحاظ عمل تین قسم ہین ❊

قسم اول ۔ وہ احکام ہین جنکا واجب العمل ہونا بشہادت قران ثابت ہے ۔ اس قسم کے دو نوع ہین ۔

نوع اول وہ احکام جو احکام قران کے مطابق ہین یا یون کہین کہ وہی احکام بعینہا احکام قران ہین (جیسے احکام متعلق توحید وصفات واصول اعتقادیات وبعض علی فروعات ناقابل تبدیلات) نوع دوم وہ احکام یا افعال وآثار ہین جنکو کتب وانبیاء سابقین سے قران نے نقل کیا ہے اور اون کی تعمیل سے منع نہین کیا اور نہ خاصکر اونکی تعمیل کا حکم دیا ہے بلکہ عام طور پر اوس قسم کے احکام کی پیروی کو ہمارے لئے مشروع کیا ہے (جیسے حضرت داود کا سجدہ توبہ جسکا سورہ ص مین ذکر ہے اور اوسکی پیروی کا حکم سورہ انعام کے اس عام حکم سے کہ "تم انبیاء سابقین کی پیروی کرو" مستنبط ہو سکتا ہے ۔

وظن داود انما فتناہ فاستغفر ربہ و خر راکعاً واناب سورہ ص ۲۶
اولئك الذين هدى الله فبهداهم (سورہ انعام ۹۰)

اس قسم کے دونوں نوع مسلمانون مین واجب العمل سمجھے جاتے اور عمل مین آتے ہین ۔

نوع اول کا عمل مین آنا تو صاف ظاہر ہے کیونکہ مسلمان احکام قران کی تعمیل کرتے ہین اور یہ بعینہ ان احکام توریت و انجیل کی تعمیل ہے جو قران کے مطابق بلکہ عین احکام قران ہین ۔ ایسا ہی نوع دوم کا مسلمانون کے عمل مین آنا ظاہر ہے مسلمان گو اس نوع احکام کی تعمیل مین بیان ونقل قران کی تعمیل کرتے ہین پیروی توریت و انجیل کا قصد نہین رکھتے مگر اس مین پیروی احکام توریت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خود بخود ہو جاتی ہے ۔

ان دونوں نوع کی تعمیل کا ثبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور آپکے اقوال و افعال ذیل مین پایا جاتا ہے ۔

صحیح بخاری مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت منقول ہے کہ آپ نے فعل حضرت داؤد علیہ السلام کے موافق سجدہ کیا۔ **سنن نسائی** مین آنحضرت صلعم کا یہ قول منقول ہے کہ حضرت داؤدؑ نے توبۃ سجدہ کیا تھا ہم اسکے شکریہ مین سجدہ کرتے ہین ۔

عن ابن عباسؓ قال ص لیس من عزائم السجود وقد رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسجد فیھا ۔ (بخاری ص ۱۴۶)

عن ابن عباسؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجد فی ص وقال سجدھا داود توبۃ ونحن نسجدھا شکراً (نسائی ص ۱۶۱)

صحیح بخاری مین حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ اون سے کسی نے پوچھا کہ کیا سورۂ ص مین سجدہ ہے ؟ آپ نے فرمایا بیشک اوسمین سجدہ ہے ۔ مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پہلے نبیون کے فعل کی پیروی سے مامور تھے ۔

عن مجاھد قلت لابن عباس انسجد فی ص فقرء ومن ذریتہ داود وسلیمن حتی اتی فبھدھم اقتدہ فقال ابن عباس نبیکم ممن امر ان یقتدی بھم ۔ (بخاری ص ۴۸۶ و ص ۶۶۶ وغیرہ)

ان ہی افعال و اقوال سے علماے اسلام نے یہ مسئلہ استنباط کیا ہے کہ جو فعل یا حکم انبیاے سابقین سے قرآن مین منقول ہو اور کوئی حکم اس کا مخالف یعنے ناسخ ہماری شریعت مین وارد نہو وہ حکم اہل اسلام کے لئے لائق دستاویز ہے ۔

تفسیر کبیر مین ہے کہ خداے تعالی کے اس قول مین کہ "ان لوگون نے ہدایت کی ہے ہم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لا شبهة فی ان قوله اولئك الذین هدی الله هم الذین تقدم ذکرهم من الانبیاء ولاشك فی ان قوله فبهداهم اقتده امر لمحمد علیه الصلوٰة والسلام وانما الکلام فی تعیین الشئ الذی امر الله محمداً ان یقتدی فیه بهم فمن الناس من قال المراد انه یقتدی بهم فی الامر الذی اجمعوا علیه وهو القول بالتوحید والتنزیه عن کل ما لا یلیق به فی الذات والصفات والافعال وسائر العقلیات وقال اٰخرون المراد الاقتداء بهم فی جمیع الاخلاق الحمیدة والصفات الرفیعة الکاملة من الصبر علی اذی السفهاء والعفو عنهم وقال اٰخرون المراد الاقتداء بهم فی شرائعهم الا ما خصه الدلیل وبهذا التقدیر کانت هذه الاٰیة دلیلاً علی ان شرع من قبلنا یلزمنا۔

(تفسیر کبیر ص ۱۲۶ ج ۴)

اون کی ہدایت کی پیروی کرو" ہدایت یافتہ لوگون سے انبیاء مراد ہین اور اون کی پیروی کا حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہوا ہے۔ اُن امور کی تعیین مین علماء کا اختلاف ہے جنمین پیروی کا حکم ہوا ہے۔ بعضے کہتے ہین ان امور سے وہ امور مراد ہین جنمین سب انبیاء کا اتفاق ہے (جیسے توحید خدا کا قائل ہونا اور خدا کی ذات وصفات وافعال کو نامناسب اعتقاد وخیال سے پاک سمجھنا) بعض لوگون کا یہ قول ہے ان امور سے جملہ اخلاق حمیدہ اور صفات کاملہ مراد ہین جیسے صبر عفو وغیرہ۔ بعض کا یہ قول ہے کہ اُن کے سبھی احکام شریعت مراد ہین بجز ان احکام کے جنکو مستثنی ومخصوص کیا گیا ہے اس قول سوم کے روسے پہلی شریعتین ہمارے لئے واجب العمل ٹھہرتی ہین۔

ایسا ہی تفسیر فتح البیان مین لکھا ہے۔ اور قول سوم کی تائید مین ان احادیث سے استدلال کیا ہے جو بخاری اور نسائی سے منقول ہو چکی ہین۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صاحب فتح البیان نے کتاب حصول المامول میں اس قول سوم کو (جو حصول

الثانی انه کان متعبداً بشرع من قبله الا ما نسخ منه وبه قال اکثر الشافعية والحنفية وطائفة من المتكلمين واختاره محمد بن الحسن وابن الحاجب وذهب اليه معظم المالكية الثالث الوقف وفصل بعضهم فقال اذا بلغنا شرع من قبلنا على لسان الرسول او لسان من اسلم كعبد الله (۱) بن سلام وكعب الاحبار ولم يكن منسوخا ولا مخصوصا فانه شرع لنا وممن ذكر هذا القرطبي ولا بد من هذا التفصيل على قول القائلين بالتعبد لما هو معلوم من وقوع التحريف والتبديل فلعلهم مقيدين بهذا القيد ولا اظن احداً منهم ياباه۔

(حصول المامول ص ۹۶)

المامول میں دوم ہے) اکثر حنفیہ و شافعیہ اور مالکیہ اور ایک جماعت اہل کلام اور امام محمد بن حسن اور ابن حاجب کا قول قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ بعض علما نے اسمیں یہ تفصیل کی اور شرط لگائی ہے کہ شریعت سابقین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ سے معلوم ہوا اور وہ امت سابقہ سے مخصوص یا منسوخ نہو اور کہا ہے کہ اس تفصیل کو امام قرطبی وغیرہ نے ذکر کیا ہے اور یہ تفصیل اس قول کے ساتھ ضروری ہے کیونکہ کتب سابقہ میں تحریف وتبدیل کا واقع ہونا معلوم ہو چکا ہے لہذا جس شخص نے ان کتب کے احکام کو واجب العمل کہا ہے اس کی کلام میں یہ قید ملحوظ و ماخوذ ہے جس سے کوئی شخص انکار نہیں کرسکتا"۔

(۱) نقل عبد الله بن سلام وامثاله من مسلمی اهل الکتاب لا یجدی نفعاً اذا کان اصل الکتاب محرفاً فهو کالعدم ان کانوا صادقین فی النقل فانما ینقلون من اصل محرف فقول من اعتبر نقلهم انما صدر من قلة تدبر فلذا لم نتعرض بترجمة هذا القول فی المتن (ایڈیٹر)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کتاب توضیح مین ہے "پہلی شریعتین بعض علما کے نزدیک اہل اسلام کے حقمین

فصل فی شرائع من قبلنا وھی تلزمنا حتی یقوم الدلیل علی النسخ عند البعض لقولہ تعالیٰ فبھدیھم اقتدہ وقولہ تعالیٰ مصدقا لما بین یدیہ وعند البعض لا لقولہ تعالیٰ لکل جعلنا منکم شرعۃ ومنھاجا ولان الاصل فی الشرائع الماضیۃ الخصوص الابدلیل کما فی مکان وما ذکروا وھو قولہ تعالیٰ فبھدیھم اقتدہ وقولہ تعالیٰ مصدقا لما بین یدیہ فذلک فی اصول الدین وعند البعض تلزمنا علی انہ شریعۃ لنا لقولہ تعالیٰ ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا الایہ والارث یصیر ملکا للوارث مخصوصا بہ فنعمل بہ علی انہ شریعۃ لنبینا محمد صلی اللہ علیہ السلام لقولہ علیہ السلام لو کان موسی حیا لما وسعہ الا اتباعی وما ذکروا غیر مختص بالاصول بل فی الجمیع علی ان النسخ لیس تغیرا بل ھو بیان لمدۃ الحکم والمذھب عندنا ھذا لکن لما ثبت لا اعتماد علی کتبھم للتحریف شرطنا ان یقص اللہ علینا

واجب العمل ہین جب تک کہ ازانجملہ کسی حکم کے منسوخ ہونے پر کوئی دلیل قایم نہو۔ اسپر وہ یہ قول خداوندی دلیل پیش کرتے ہین۔ "اے رسول تو اون انبیا علیہم السلام کی ہدایت کی پیروی کر"۔ اور یہ قول کہ "قرآن اگلی کتابون کی تصدیق کرتا ہے"

بعض علما کا یہ قول ہے کہ ہماری لئے ان شریعتون کی پیروی واجب نہین ہے کیونکہ خدا تعالےٰ نے فرمادیا ہے کہ "ہمنے تم مین سے ہر ایک کے لئے ایک ایک شریعت بنادی ہے"۔ اور یہ بھی اسکی وجہ ہے کہ پہلی شریعتین خاص خاص اوقات اور مکانون کے لئے مخصوص رہی ہے اور اون اقوال خداوندی مین جنسے پیروی کا لزوم ثابت کیا جاتا ہے اصول اعتقادی (توحید وغیرہ) مراد ہین نہ فروعات عملی۔ بعض علماء کا یہ قول ہے کہ وہ شریعتین ہمارے لئے واجب العمل ہین مگر نہ اس اعتقاد سے کہ وہ پہلون کی شریعتین ہین بلکہ اس اعتقاد سے کہ وہ اب ہمارے لئے شریعتین بن گئی ہین۔ کیونکہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

من غیر انکار۔

(توضیح ص ۲۳۶)

خدا تعالے نے فرمایا کہ "پھر ہمنے کتاب کا وارث اون لوگون کو بنایا جنکو چن لیا" (یعنے مسلمان کیا) اور جو چیز کسی کی وراثت مین آتی ہے وہ اُسکے مالک ہو جاتی ہے (یعنے مورث کے مالک نہین رہتی - لہذا ہم ان شریعتون پر اس اعتقاد سے عمل کرینگے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی شریعت ہے - یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے بھی ثابت ہوتی ہے کہ "اگر اسوقت موسی علیہ السلام زندہ ہوتے تو وہ بھی میرے پیرو ہوتے" اور جو انہون نے کہا ہے کہ پہلی شریعتین ہماری شریعت ہے وہ صرف اصول دین سے مخصوص نہین ہے بلکہ بہی احکام کو شامل کیا ہے جسمین فروعات بھی داخل ہین - از انجملہ بعض احکام منسوخ ہو گئے ہین تو اس سے شریعت بدل نہین گئی بلکہ اُن احکام کی مدت تعمیل بیان ہوئی ہے - ہمارے نزدیک مذہب حق یہی (قول سوم) ہے لیکن اس مین یہ شرط ضروری ہے کہ ان شریعتون کا علم ہمکو خدا تعالی کے بیان سے (قران مین یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر) ہو - یہود و نصاری کی موجودہ کتب سے ان شریعتون کا علم و یقین حاصل نہین ہو سکتا - کیونکہ ان کتابون مین تبدیل و تحریف ہو چکی ہے - لہذا ان کتابونکی نقل و بیان پر اعتماد نہین رہا" - ان عبارات حصول المامول اور توضیح مین جو تحریف کا ذکر ہوا ہے اوسکا تفصیلی ثبوت عنقریب دیا جائیگا -

ان **اقوال** و آثار سے **بخوبی ثابت** ہے کہ احکام قسم اول کے دونو نوع کی اہل اسلام بخوبی تعمیل کرتے ہین مگر تعمیل احکام قران کے ضمن مین یا قران کی نقل و شہادت سے اس تعمیل مین وہ موجودہ توریت و انجیل سے بلا واسطہ تمسک نہین کرتے اور نہ اُن کو اس لائق سمجھتے ہین -

اس امر کی تائید مین ہم امام رازی کا ایک اور بھی قول نقل کرنا مناسب محل خیال کرتے ہین - امام رازی اپنی کتاب **محصول** مین فرماتے ہین - اس دعوی

© rasailojaraid.com

الحجة الثانية انه عليه السلام لو كان
متعبدا بشرع من قبله لوجب على علماء
الاعصار ان يرجعوا في الوقائع الى من
قبله ضرورة ان التاسي به واجب وحيث
لم يفعلوا ذلك علمنا بطلان ذلك الحجة
الثالثة لو كانت تلك الكتب حجة علينا
لكان حفظها من فروض الكفايات
كما في القرآن والاخبار ولرجعوا اليها في
مواقع اختلافهم حين اشكل عليهم كمسئلة
العول وميراث الجدة والمفوضة
وبيع ام الولد وحد الشرب والمزني غير
الثيبة ودية الجنين والرد بالعيب بعد
الوطي والتقاء الختانين وغير ذلك من
الاحكام ولما لم ينقل عن واحد منهم مع طول
اعمارهم وكثرة وقائعهم واختلافاتهم
مراجعة التوراة لاسيما وقد اسلم من
احبارهم من يقوم الحجة بقولهم كعبد الله بن
سلام وكعب ووهب وغيرهم ولا يجوز القياس
الا بعد الياس من الكتاب وكيف يحصل الياس
قبل التعلم فدل على انه ليس بحجة الحجة الرابعة
انه عليه السلام صوب معاذا على حكمه

کہ پہلی کتابون کا اتباع ہم پر واجب نہین
دوسری دلیل یہ ہے کہ اگر آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان شریعتون کی
(یعنے جو ان کتابون مین پائی جاتی ہے)
پیروی کرتے تو علماے ہر زمانہ پر یہ امر واجب
قرار پاتا کہ وہ اپنے واقعات اور حوادث
پیش آمدہ مین ان کتابون کی طرف
مراجعت کرین کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کے فعل کی پیروی اُنپر واجب
ہے اور جب اونہون نے یقیناً ایسا
نہین کیا تو اس سے معلوم ہوا کہ یہ امر
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بھی
وقوع مین نہین آیا۔ پس ان کتابون کا
واجب العمل ہونا باطل ہوا۔
تیسری دلیل۔ اگر وہ کتابین ہمارے
لئے لائق دستاویز ہوتین تو ان کتابونکو
یاد کرنا ہمارے لئے فرض کفایہ ہوتا جیسا کہ
قرآن وحدیث کا یاد کرنا فرض کفایہ ہے
اور نیز علماء باہمی اختلاف کے موقعون پر
ان کتابون کی طرف رجوع کرتے جب انکو
بعض مسائل مین اشتباہ ہوا تھا جیسے عول و العض کا

باجتہاد نفسہ اذا عدم حکم الحادثۃ
فی الکتاب والسنۃ ولو کان متعبدا بحکم
التوراۃ کما تعبد بحکم الکتاب لم یکن لہ
العمل باجتہاد نفسہ حتی ینظر فی التورٰیۃ
والانجیل فان قلت ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ والہ وسلم لم یصوب معاذا
فی العمل بالاجتہاد الا اذا عدم فی الکتاب
والتورٰیۃ کتاب ولانہ لم یذکر التوریۃ
لان فی القرآن آیات دالۃ علی الرجوع
الیہا کما انہ لم یذکر الاجماع لہذا السبب
قلت الجواب عن الاول من وجہین الاول
انہ لا یفہم من اطلاق الکتاب الا القرآن
فلا یحمل علی غیرہ الا بدلالۃ الثانی انہ لم
یجد من معاذ قط تعلم التورتہ والانجیل
والعنایۃ بتمییز المحرف منہما عن غیرہ کما عہد
منہ تعلم القرآن وبہ ظہر الجواب عن الثانی
(محصول رازی)

مسئلہ عول (اور جدۃ و زن مفوضہ[1] کی میراث
اور ام ولد کی) بیع اور شراب کی حد - اور
مخنث کی دیت - اور زر خرید کنیزک عیبدار
کا ہم بستری کے بعد واپس کرنا اور مباشرت
بلا انزال سے غسل کا واجب ہونا وغیرہ وغیرہ
اور یہ امر کسی ایک سے بھی منقول
نہین کہ اونہون نے اپنی تمام
عمر مین باوجود کثرت وقعات اور
باہمی اختلافات کے توریت کی
طرف رجوع کیا ہو خاصکر اسحالتمین جبکہ
یہودیون کے علما مسلمان ہوگئے
تھے (جیسے عبد اللہ بن سلام اور کعب احبار
اور وہب بن منبہ جنکے اقوال بیان احکام
توریت مین لائق سند تھے) یعنو انکی ذریعہ سے رجوع آسان
تھا - بیسر ہوا اور آن مسائل مین اونہون نے
اپنے ہی قیاس کی طرف رجوع کیا - جو حکم
کتاب اللہ کو جو ہونے سے مایوسی کے بعد جائز ہوتا ہے اور مایوسی کتاب اللہ کو سیکھنے کے
پہلے ہو نہین سکتی جب اونہون نے ان کتابون کو نہین سیکھا اور نہ اون کا حکم پوچھا
تو اس سے معلوم ہوا کہ اونہون نے ان کتابون کو لائق دستاویز نہین سمجھا۔

(۱) مفوضہ وہ عورت جسکا مہر بوقت نکاح مقرر نہوا ہو اور اُسکے شوہر نے قبل از ہم بستری وفات پائی ہو۔

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چوتھی دلیل انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاذ کے اس قول کو کہ "مین کتاب اللہ اور سنت مین کوئی حکم نہ پاؤنگا تو اپنے اجتہاد سے فتویٰ دونگا" پسند کیا۔ اور اگر اونکو توریت کی پیروی کا حکم ہوتا تو اون کا اپنے اجتہاد پر عمل کرنا جائز نہوتا جب تک کہ توریت وانجیل کو دیکھ نہ لیتے۔ اس دلیل پر اگر یہ **اعتراض** ہو کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ کو تب ہی اجتہاد کی اجازت دی ہے جب کتاب اللہ مین کوئی حکم نہ ملے اور توریت بھی تو کتاب اللہ ہے **دوسرا اعتراض** توریت کا صاف نام اونہون نے اسلئے نہین لیا تھا کہ توریت کی طرف رجوع کرنے کا حکم قران مین آچکا ہے۔ لہذا قران کی طرف رجوع کرنا خود توریت کی طرف رجوع دلاتا ہے تو **پہلے اعتراض** کا جواب دو وجہ سے ہے وجہ اول یہ کہ (مسلمانون مین) لفظ کتاب اللہ بے قید بولا جاتا ہے تو اس سے قران مراد ہوتا ہے۔ لہذا اس سے توریت وانجیل بلا دلیل مراد نہین ہو سکتی۔ وجہ دوم یہ ہے کہ حضرت معاذ بن جبل سے کہین ثابت نہین ہوا کہ اونہون نے توریت وانجیل کو سیکھا سیا اون کے غیر محرف احکام سے محرف احکام کی تمیز کی ہو جیسا کہ قران کا پڑھنا اور سیکھنا اُن سے بخوبی ثابت ہے۔ اس وجہ سے **دوسرے اعتراض کا جواب** بھی ادا ہوا کہ موجودہ توریت وانجیل کی طرف ہر بات مین رجوع کرنے کا قران مین حکم ہوتا تو حضرت معاذ ان کتابون کو پڑھتے اور سیکھتے اور ان کی طرف کبھی تو رجوع کرتے"۔

اس بات سے ہماری بیان کی پوری تائید ہوتی اور یہ بات بخوبی صاف ثابت ہوتی ہے کہ مسلمانون کا عمل جو قسم اول کے دونو نوع پر پایا جاتا ہے وہ بضمن احکام قران یا بواسطہ نقل وبیان قران پایا جاتا ہے۔ یہ کتابین بلا واسطہ مسلمانون مین لائق عمل وتمسک نہین سمجھی گیئن۔

قسم دوم۔ وہ احکام ہین جو احکام قران کے صریح مخالف ہین۔ یہ احکام بھی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دو نوع ہین۔

نوع اول - وہ احکام جن کو کتب یا انبیاء سابقین سے قران مجید نے نقل کیا ہے۔

نوع دوم - وہ احکام جو توریت و انجیل مین موجود ہین۔

اس قسم کی نوع اول کی نسبت مسلمانون کا یہہ اعتقاد ہے کہ ان احکام کو احکام قران نے منسوخ کر دیا ہے اور اب اون کی تعمیل کا وقت نہین رہا۔

تجویز نسخ پر جو عیسائی لوگ اعتراضات کرتے ہین وہ جداگانہ ہین جن کا جواب اہل اسلام اون کو دے چکے ہین اس تجویز سے مسلمانون سے ترک عمل کا الزام تو دور

---

(١) تجویز نسخ پر عیسائی ایک یہ عقلی اعتراض کرتے ہین کہ حکام سلطنت کسی حکم کو تب ہی منسوخ کرتے ہین جبکہ وہ اوسمین کوئی نقصان مشاہدہ کرتے ہین جسکا وہ بوقت تجویز حکم علم نہین رکھتے اور یہ امر خدای تعالی کی شان مقدس کے مخالف ہے۔ دوسرا یہ نقلی اعتراض کہ احکام توریت کی نسبت انجیل متی باب ٥ - آیت ١٧ مین صاف کہا گیا ہے۔ یہ خیال مت کرو کہ مین توریت یا نبیون کی کتاب منسوخ کرنیکو آیا ہون منسوخ کرنیکا نہین بلکہ پورا کرنیکو آیا ہون (١٨) کیونکہ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ جبتک کہ آسمان زمین ٹل نجاوین توریت کا ایک نقطہ یا شوشہ نہ ٹلے گا" پھر کیونکر ممکن ہے کہ احکام توریت احکام قران سے منسوخ ہون۔

اہل اسلام اعتراض اول کا یہ جواب دیتے ہین کہ خدا تعالی کا بعض احکام شریعت کو منسوخ کرنا حکام سلطنت کے نسخ کی مانند نہین ہے جنکو اپنے قانون کی تاثیر کا علم پہلے سے نہین ہوتا - بلکہ وہ نسخ اون ظاہری تبدیلات حکیم حاذق کی مانند ہے جسکو اپنی تجویزات اور ادویہ کی تاثیر کا پورا علم ہوتا ہے پر وہ تبدلات مزاج مریض

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہوا۔ کیونکہ کسی عمل کا تارک وہی شخص کہلاتا ہے جو اس عمل کا مجاز و مامور ہو۔ اور جو شخص
کسی عمل سے اپنے آپکو ممنوع (روکا گیا) خیال کرے وہ اسکی ترک سے تارک نہین کہلا
سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان قرآن کے تارک العمل نہین کہلاتے ہین۔ باوجودیکہ
بعض احکام قرآن کو منسوخ سمجھ کر وہ عمل مین نہین لاتے۔
اور اس قسم کے نوع دوم کی نسبت اوّل تو مسلمانون کو یہ شک ہے کہ شاید
اس نوع مین یہود و نصاریٰ کی تحریف و تبدیل کا دخل ہو۔ لہٰذا وہ اس نوع کی نسبت
وہی اعتقاد رکھتے ہین جو قسم سوم کی نسبت بیان ہوگا اور بفرض تسلیم اس امر کے کہ وہ
احکام منجانب اللہ ہین یہود و نصاریٰ کی تحریف کا ان مین دخل نہین ہے ان احکام

کی رعایت سے ان تجویزات دادویہ مین بظاہر تبدیلیان کرتا ہے (جو صرف
مریض کی نظر مین تبدیلات دکھائی دیتی ہین۔ حکیم کے علم و قرارداد مین تبدیلات
نہین ہوتین) مثلاً جب حکیم حاذق ایک بیمار کو صفراوی بخار مین مبتلا دیکھتا
ہے تو اوسکے حق مین یکبارگی یہ تجویزین ٹھہرالیتا ہے کہ پہلے اسکو مبردات استعمال
کراونگا۔ پھر منضج پلاونگا اسکے بعد مسہل دونگا۔ اسکے بعد کونین وغیرہ کہلاونگا
ان تجویزات کے مطابق پہلے وہ اسکو سکنجبین وغیرہ پلاتا ہے پھر اسکو منسوخ
کرکے بنفشہ وغیرہ کا نقوع دیتا ہے پھر اسکو منسوخ کرکے سنا وغیرہ کا سفوف دیتا
ہے پھر اسکو [illegible] کرکے کونین کہلا دیتا ہے۔ اسکے بعد شربت لیمون وغیرہ پلا دیتا
ہے۔ اس معالجہ مین گو مریض کی نظر مین حکیم نے چند تبدیلیان کی ہین مگر اوسکے
علم و قرارداد مین کوئی تبدیلی نہین ہوئی ہے۔ یہ ظاہری تبدیلات پہلے
سے اوسکے علم مین مقرر تھین اور اون کا ظہور تبدلات مزاج مریض کے
مطابق اور مناسب حال ہوا ہے ان تبدیلات کے سبب سے اوس حکیم کو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی نسبت بھی وہ فسخ کا اعتقاد رکھتے ہین جیسا کہ نوع اول کی نسبت رکھتے ہین اور اسوجہ سے وہ اس نوع کے احکام کے بھی تارک نہین کہلا سکتے ۔

قسم سوم ان کتابون کے وہ احکام ہین جنکی تصدیق یا مخالفت سے قران اور صاحب قرآن آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ساکت ہین - ان احکام کی نہ قران یا حدیث مین تائید و موافقت پائی جاتی ہے نہ رد و مخالفت اس قسم کی **نسبت** مسلمان یہ شرطی و اجمالی **اعتقاد** رکھتے ہین کہ اگر وہ احکام منجانب اللہ ہین تو ہمنے اون کو مانا اور انکے موقعہ پر اون کا واجب العمل ہونا تسلیم کیا -

اس اعتقاد کی ہدایت انکو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کی ہے

عن ابی هريرة قال كان اهل الكتاب يقرؤن التورية بالعبرانية و يفسرونها بالعربية لاهل الاسلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تصدقوا اهل الكتاب ولا تكذبوهم وقولوا امنا بالله وما انزل ایة

(بخاری ص ۶۴۴ - ۱۰۹۴ - ۱۱۲۵)

چنانچہ صحیح بخاری مین یہ حدیث مروی ہے کہ یہودی مسلمانون کو عبرانی مین توریت پڑھکر سناتے اور عربی مین اوس کا ترجمہ کر کے اوس کا مطلب سمجھاتے تھے - اسپر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمانو! تم نہ اہل کتاب کی تصدیق

کوئی نہین کہہ سکتا کہ اوسنے اپنے پہلے نسخہ مین کوئی نقصان دیکھا تب اوسکو بدلا - پہلے سے اوسکو اس نقصان کا علم نہ تھا - ہوتا تو وہ پہلے سے وہ نسخہ تجویز کرتا جو اخیر تجویز کیا -

دوسرے اعتراض کا جواب اہل اسلام یہہ دیتے ہین کہ بعض احکام توریت کو (جیسے سبت کی تحریم و ختنہ وغیرہ وغیرہ) انجیل والون نے خود بدل دیا ہے -

دیکھو (پیدایش باب ۲ - آیت ۳ و باب ۹ - آیت ۱۲ و ۱۶ آیۃ ۶ و خروج باب ۲۰ ...

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کرو اور نہ تکذیب ۔ اور یہ کہو کہ ہم اسپر ایمان لائے ۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے اُتار گیا ہے ۔

امام احمد و بزار وغیرہ کی حدیث مین آیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے توریت کا عربی ترجمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے پڑھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا چہرہ مبارک (غصہ سے) متغیر ہوگیا اور آپ نے فرمایا تم اہل کتاب سے کچھ نہ پوچھا کرو وہ خود گمراہ ہو گئے ہین تمکو کبھی ہدایت نہ کرین گے (ان سے تم پوچھو گے تو) حق کی تکذیب کروگے (یعنے اگر حق بات کو نہ مانا) یا ناحق کی تصدیق کروگے (یعنے اگر سبھی باتون کو مان لیا)"۔

واحمد و ابزار واللفظ له من حدیث جابر قال نسخ عمر کتابا من التورته بالعربیة فجاء به الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یقرء و وجه النبی صلی اللہ علیه واله وسلم یتغیر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لا تسئلوا اهل الکتاب عن شئ فانهم لن یهدوکم وقد ضلوا وانکم اما ان تکذبوا بحق او تصدقوا بباطل واللہ لو کان موسی بین اظهرکم ما حل له الا اتباعی

(قسطلانی شرح بخاری ۱۳ ص ۵ ج ۱۰)

آیت ۱۱ و احبار باب ۱۲ - آیت ۳ جن مین سبت و ختنہ کے احکام ہین - اور اعمال ۱۵ ا تا آیت ۱ ... بہ تھسلونیون باب ۲ - آیت ۱۴ جن مین ان احکام کو منسوخ کیا گیا ہے پس جو اس تبدیلی کا جواب انجیل کی طرف سے ہے وہی قرآن کی طرف سے ہے - بعض عیسائی اسکا یہہ جواب دیتے ہین کہ ان تبدیلات مین انجیل نے احکام توریت کی تکمیل کی ہے نہ محض تبدیل یہی جواب قرآن کی طرف سے دیا جاسکتا ہے کہ قرآنی تبدیلات مین احکام سابقہ کی تکمیل ہوئی تو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اِس ارشاد ہدایت بنیاد کی وجہ یہ ہے چنانچہ مجمع البحار وغیرہ مین لکھا ہے
کہ ان کی کتابون مین تحریف و تبدیل واقع ہو چکی ہے - لہذا جن باتون کی قران
یا حدیث مین تصدیق یا مخالفت پائی
نہین جاتی - ان کی نہ تصدیق مناسب
ہے کیونکہ شاید وہ انکی بناوٹی اور محرف باتین
ہون اور انکی تکذیب مناسب ہے کیونکہ شاید وہ منجانب اللہ
اور غیر محرف ہون ان باتونکی نسبت یہی طریق ہے کہ اجمالی ایمان تسلیم مناسب ہے

ح لا تصدقوا اھل الکتاب فلعلہ
ماھو محرف ولا تکذبوھم فلعلہ حق
بل قولوا امنا بجمیع ما انزل فالکان
حقا یدخل فیہ والا لا -
(مجمع البحار ج ۲ ص ۲۳۹)

کہ اگر وہ باتین منجانب اللہ ہین تو ہمارا اُن پر ایمان ہے نہین تو نہین
ان کتابون مین تحریف کے وقوع اور وجود سے قران مجید نے خود خبر
دی ہے - ایک آیت مین ارشاد
ہوا ہے "(مسلمانو!) کیا تمہین یہ امید
ہے کہ اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) تمہاری
تصدیق کرین گے - اون مین تو ایسے
لوگ ہین جو خدا کا کلام سنتے تھے پھر

افتطمعون ان یومنوا لکم وقد
کان فریق منھم یسمعون کلام اللہ
ثم یحرفونہ من بعد ما عقلوہ
وھم یعلمون -
(بقرہ رکوع ۹)

جان بوجھکر اونکو بدل ڈالتے تھے" -

شہرت تبدیل -

جس مہربان دوست کی پاسخاطر سے یہ مضمون لکھا گیا ہے وہ اس امر کا قایل ہے
کہ بعض احکام توریت احکام قران سے منسوخ ہو گئے ہین - اسوجہ سے ہم اس
بحث مین زیادہ تفصیل ضروری نہین سمجھتے - اور حضرات عیسائیون کی تسلی
تو ہم سے پہلے مولفین کتب مناظرہ اہل کتاب بخوبی کر چکے ہین - لہذا انکی خاطر

نامہ ... صفحہ ۴۹

© rasailojaraid.com

ایک اور آیت مین ارشاد ہے اون کے لئے خرابی ہے جو اپنے ہاتھون سے کتاب (آیات و الفاظ کتاب) لکھتے ہین پھر یہہ کہتے ہین کہ یہ خدا کی طرف سے ہین تاکہ اُسپر تھوڑا (دنیاوی) مول لین۔

فویل للذین یکتبون الکتب بایدیھم ثم یقولون ھذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمنا قلیلا۔

(بقرہ رکوع ۹)

ایک اور آیت مین ارشاد ہے۔ "یہودیون مین ایسے لوگ ہین جو خدا کے بول (یعنے آیات و کلمات) کو اپنے ٹھکانے سے بدل دیتے ہین اور مُنہ سے کہتے ہین ہمنے سُنا اور دل سے کہتے ہین ہمنے نہین مانا"۔

من الذین ھادوا یحرفون الکلم عن مواضعہ ویقولون سمعنا وعصینا۔

(نساء ع ۷)

ایک اور آیت مین ارشاد ہے "یہودیون کی عہدشکنی کے سبب ہمنے اونکو پھٹکارا اور اون کے دلون کو سخت کر دیا ہے وہ خدا کے بول اپنے ٹھکانے سے بدلتے ہین اور نصیحت سے فایدہ لینا بھول گئے ہین تو ہمیشہ اون کی خیانت (یعنے کتاب مین ادل بدل) دیکھتا رہے گا۔ بجز تھوڑے لوگون کے ان مین سے"۔

فبما نقضھم میثاقھم لعنھم وجعلنا قلوبھم قسیہ یحرفون الکلم عن مواضعہ ونسوا حظا مما ذکروا بہ ولا تزال تطلع علی خائنۃ منھم الا قلیلا منھم۔

(مایدہ ۳ رکوع)

ایک اور آیت مین ارشاد ہے یہودیون مین بعض جاسوسی کرتے ہین

بھی یہ تفصیل ضروری نہین وہ ان کتابون کو ملاحظہ فرمائین اور انکی دلائل کا جواب دین اگر کچھ عذر رکھتے ہین۔

66 کی حواشی یہان پر ختم ہے۔

© rasailojaraid.com

ومن الذین ھادوا سمعون للکذب سمعون لقوم اخرین لم یاتوک یحرفون الکلم من بعد مواضعہ (مایدہ ۵ - رکوع ۶)

جھوٹ بولنے کو - وہ جاسوس ہین دوسرون کے جو تیرے پاس نہین گئے - وہ خدا کے بول بدل ڈالتے ہین اوس کی جگہ مقرر ہونے کے بعد“ -

اِس تحریف کے باب مین اکثر علماء اسلام کا یہی قول ہے کہ اس سے تحریف لفظی و معنوی دونو مراد ہین - اہل کتاب نے اپنی کتابون کے بعض الفاظ کو بھی بدل دیا ہے جیسا کہ اون کے معانی مین باطل تاویلین کی ہین بعض علماء کا یہ قول ہے کہ ان کتابون مین صرف معنوی تاویلین ہوی ہین یعنے اہل کتاب نے توریت و انجیل کے معانی و مراد کو تاویل باطل سے بدل دیا ہے - اُنکے الفاظ مین تصرف نہین کیا -

اِس قول دوم کے قائل ایک امام بخاری ہین جو اپنی کتاب صحیح کے خاتمہ مین حضرت ابن عباس سے ایک اور لفظ (”رقیب“) کی تفسیر نقل کرنے کے بعد فرماتے ہین کہ ”یحرفون“ بمعنے ”یزیلون“ ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ اہل کتاب اپنی کتابون سے کچھ نکال ڈالتے یا نکال دیتے

قال ابن عباس یکتب الخیر والشر - یحرفون یزیلون ولیس احد یزیل لفظ کتاب من کتب اللہ ولکنھم یحرفونہ یتاولونہ علی غیر تاویلہ - (بخاری ص ۱۱۲۷)

اُسکے بعد آپ فرماتے ہین کتاب اللہ کے الفاظ کو کوئی شخص کتاب سے نکال نہین سکتا - اونکی ازالہ سے یہی مراد ہے کہ وہ لوگ اُسمین ایسی تاویل کرتے جو درحقیقت اُسکی تاویل و مراد نہوتی“ -

دوسرا قائل اس قول دوم کا حضرت ابن عباس کو بنایا گیا ہے - اور امام بخاری کا یہ قول اخیر حضرت ابن عباس کا قول ٹھرایا گیا ہے - اور حقیقت مین یہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صرف اشتباہ یا مغالطہ ہے یہ قول بخاری کا اپنا قول ہے ۔ اس باب مین ابن عباس کا قول ہے تو صرف اس سے پہلا قول ہے کہ "یحرفون" بمعنے "یزیلون" ہے جس سے بلا تکلف تحریف لفظی مراد ہو سکتی ہے اور اسکی تفسیر صریح و صحیح یہ بن سکتی ہے کہ اہل کتاب الفاظ توریت کو توریت سے نکال دیتے تھے اور انکی جگہ اور الفاظ اپنی طرف سے لکھ دیتے ۔ اسپر ایک روشن دلیل یہ ہے کہ یہ بات حضرت ابن عباس نے صاف اور صریح کہدی ہے ۔ چنانچہ اسی صحیح بخاری کی کتاب التوحید و کتاب الاعتصام و کتاب الشہادت وغیرہ مین حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ اونہون نے مسلمانون سے

ان ابن عباس قال یا معشر المسلمین تسئلون اهل الکتاب عن شئی وکتابکم الذی انزل علی نبیکم احدث الاخبار بالله محضا لم یشب وقد حدثکم الله ان اهل الکتاب بدلوا کتاب الله وغیروه وکتبوا بایدیهم الکتب وقالوا هو من عند الله لیشتروا به ثمنا قلیلا اولا ینهکم ما جاءکم من العلم عن مسئلتهم لا والله ما راینا منهم رجلا یسئلکم عن الذی انزل علیکم ۔

(بخاری ص ۳۶۹-۱۰۹۴-۱۱۱۲)

مخاطب ہو کر فرمایا ہے تم اہل کتاب سے کیونکر کچھ پوچھتے ہو ۔ حالانکہ تمہاری کتاب جو تمہارے نبی پر نازل ہوی ہے خدا کی طرف سے ویسے کہ گویا نئی آئی ہے ۔ وہ خالص ہے ۔ اسمین کچھ ملونی نہین ہوی اور اہل کتاب کی نسبت خدا نے تمکو یہ خبر دی ہے کہ اُنہون نے اپنی کتابونکو بدل دیا ہے ۔ اپنے ہاتھون سے کچھہ لکھا اور کہدیا کہ یہ خدا کی طرف سے ہے تاکہ اسکے بدلے تھوڑا مول لین کیا جو تمکو خدا نے علم دیا ہے وہ اہل کتاب کے استفسار سے تمکو مانع نہین ہے ؟ بخدا ان مین کوئی ایسا نہین ہے جو تمہارے دین کی بات تم سے پوچھتا ہو (یعنے پھر تم ان کے دین کی باتین ان سے کیون پوچھتے ہو ۔)

اس قول مین حضرت ابن عباس سے صاف ثابت ہے کہ خالص اور بلا ملونی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صرف قرآن مجید ہے - اور پہلی کتابون مین اہل کتاب کے اول بدل کی بھی بلونی ہے -
جس سے یقیناً معلوم ہوتا ہے کہ وہ قول امام بخاری کا اپنا قول ہے حضرت ابن عباس
کا وہ قول ہرگز نہین ہو سکتا - اور اس قول کی دستاویز سے ابن عباس کو قایل تحریف
معنوی بنانا اشتباہ و مغالطہ ہے وبس -

تیسرا قایل قول دوم کا امام رازی کو بنایا گیا ہے جسکا منشا یہ ہے کہ امام رازی نے
بعض آیات قرآن مین (جن مین تحریف اہل کتاب کا بیان ہے) تحریف معنوی کا
مراد ہونا بیان کیا اور اسکو اصح کہا ہے - اس سے بعض لوگون نے یہ سمجھ لیا کہ امام
صرف تحریف معنوی کے قایل ہین اور ایسا سمجھنے مین انہون نے دھوکا کھایا اور یہ
خیال نکیا کہ اور آیات کی تفسیر مین امام نے کیا فرمایا ہے - بیشک امام نے بعض
آیات قرآن کی تفسیر مین (جن مین تحریف معنوی کی طرف اشارہ ہے) تحریف
معنوی کا مراد ہونا بیان کیا اور اسکو اصح کہا ہے - مگر جن آیات مین اہل کتاب
کی تحریف لفظی کیطرف اشارہ پایا جاتا ہے اونکی تفسیر مین تحریف لفظی کا بخوبی
اثبات کیا اور اسکو بہتر قرار دیا ہے

الغرض جس آیت سے جو مفہوم ہوا اسکی تفسیر مین اسکا اثبات کیا - جن لوگون
نے امام کی ایک کلام مثبت تحریف معنوی کو دیکھ کر اونکو صرف تحریف معنوی کا
قایل قرار دیا ہے انہون نے سخت دھوکا کھایا ہے اور اس مصرع کا مصداق
بنکر دکھا دیا ع حفظت شیئاً و غابت عنك اشیاء

ہم اس مقام مین امام رازی کے وہ اقوال نقل کرتے ہین جن مین انہون نے
تحریف لفظی کا اثبات کیا اور اسکو بہتر قرار دیا ہے -

آیت سورہ بقرہ کی تفسیر مین آپ نے فرمایا ہے کہ یہ تحریف لفظ مین
ہے یا معنی مین دلیکن لفظی تحریف کی تجویز معنوی تحریف کی تجویز سے بہتر ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قال القاضی ان التحریف اما ان یکون فی اللفظ او فی المعنی وحمل التحریف علی تغییر اللفظ اولی من حملہ علی تغییر المعنی لان کلام اللہ تعالی اذا کان باقیا علی جہتہ وغیروا تاویلہ فانما یکونون مغیرین لمعناہ لا لنفس الکلام المسموع فان امکن ان یحمل علی ذلک کما روی عن ابن عباس "انہم زادوا فیہ ونقصوا" فہو اولی وان لم یمکن ذلک فیجب ان یحمل علی تغییر تاویلہ وان کان التنزیل ثابتاً۔
(تفسیر کبیر صہ ۷۵۷ ج ۱)

کیونکہ اگر کلام الٰہی اپنی اصلی صورت پر باقی رہے اور صرف اُسکے معنی مین تاویل ہو تو اس صورت مین وہ لوگ کلام الٰہی کو بدلنے والے نہین کہلاتے صرف اُسکی معنی کے محرف بنتے ہین (حالانکہ وہ کلام الٰہی کے بدلنے والے قرار دیئے گئے ہین) اس تحریف سے یہ معنی (تحریف لفظی کے) مراد لئے جاسکین۔ جیسا کہ ابن عباس سے مروی ہے کہ "اہل کتاب نے ان کتابون مین کمی وبیشی کی ہے" تو اس معنی کی تجویز بہتر ہے۔ یہ معنی نہو سکین تب تحریف معنوی مراد لینا واجب ہے"۔ **امام رازی کو قایل تحریف معنوی بنانے والے انصاف کی عینک لگا کر ان الفاظ کو پڑھین۔**

اور آیت سورۃ نسا کی تفسیر مین آپ نے فرمایا ہے کہ خدا تعالےٰ نے اس مقام (سورۃ نساء) مین لفظ "عن مواضعہ" فرمایا ہے۔ اور سورۃ مائدہ مین

ذکر اللہ تعالی ھھنا عن مواضعہ و فی المائدۃ من بعد مواضعہ والفرق انا اذا فسرنا التحریف بالتاویلات الباطلۃ فھھنا قولہ یحرفون الکلم عن مواضعہ معناہ انھم یذکرون التاویلات

"من بعد مواضعہ" ان دونون الفاظ مین فرق یہ ہے کہ سورۃ نساء کے لفظ مین تاویل باطل مراد ہے اور اس آیت کے یہ معنی ہین کہ وہ لوگ آیات توریت وغیرہ کی باطل تاویلین کرتے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الفاسدة لتلك النصوص وليس فيه بيان انهم يخرجون تلك اللفظة من الكتاب واما الاية المذكورة في سورة المائدة فهي دالة على انهم جمعوا بين الامرين فكانوا يذكرون التاويلات الفاسدة وكانوا يخرجون اللفظ ايضا من الكتاب فقوله يحرفون الكلم اشارة الى التاويل الباطل وقوله من بعد مواضعه اشارة الى اخراجه عن الكتاب -

(تفسیر کبیر ص ۳۳۸ ج ۳)

اسمین یہ بیان نہین ہے کہ وہ ان الفاظ کو کتاب اللہ سے نکال دیتے اور جو لفظ سورۂ مائدہ مین فرمایا ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دونو تحریفین عمل مین لاتے تاویل باطل بھی کرتے اور الفاظ بدل بھی ڈالتے - اس آیت کے لفظ "یحرفون الکلم" مین تاویل باطل کی طرف اشارہ ہے اور لفظ "من بعد مواضعہ" مین الفاظ کو کتاب مین سے نکال ڈالنے کی طرف اشارہ ہے - اس قول کو بھی آنکھ کھولکر دیکھنا چاہئے -

ان اقوال سے صاف ثابت ہے کہ امام رازی پہلی کتابون مین تحریف لفظی و معنوی دونون کے وجود کو مانتے ہین اور اُن کو صرف تحریف معنوی کا قایل ٹھرانا سخت غلطی اور مغالطہ ہے -

صرف تحریف معنوی کا قایل ان تین اکابر کو بتایا گیا تھا جن میں ابھی دو کا قایل تحریف لفظی ہونا ہمنے ثابت کر دیا -

اب رہے تیسرے بزرگ (امام بخاری) سو اُن کا قول اس باب مین قابل احتجاج و استناد نہین ہے - حدیث کی تصحیح و تضعیف اور رجال کے جرح و تعدیل مین اون کا قول اوروں سے مقدم و مستند ہے مگر فنون حدیثیہ کے علاوہ مسایل فقہیہ و کلامیہ مین وہ اوروں سے مقدم نہین ہے کہ وہ اکابر مجتہدین علماء کا مقابلہ کر سکین خصوصاً اُس حالت مین کہ اپنے قول کے نتیجۂ ظن و تخمین

© rasailojaraid.com

کوئی سند نہ رکھتے ہون -

ہمارا یہ خیال ہے کہ امام بخاری نے اصل کتاب توریت و انجیل کو کبھی نہ دیکھا ہوگا کیونکہ اُن کے وقت مین اِن کتابون کا عربی یا فارسی زبانون مین (جن سے امام بخاری واقف تھے) ترجمہ نہوا تھا - اور اُن کا عبرانی - یونانی - سریانی وغیرہ جاننا بھی ثابت نہین ہوا اور نہ بجز روایت و تحقیق حدیث و تنقید رجال اور کوئی اس قسم کا شغل اُن سے منقول ہوا ہے لہذا انہون نے صرف ظن و تخمین سے یہ فرما دیا ہے کہ "کتاب اللہ کے الفاظ کو کون نکال یا بدل سکتا ہے" اور اُن کو یہ علم نہوا کہ اس کتاب مین ایسے الفاظ موجود ہین جو خدا کے الفاظ ہرگز نہین ہو سکتے - اور نہ اونکو یہ خیال آیا کہ ظالمون نے خدا کی کتاب کو جلا دیا - خدا کے نبیون کو تہ تیغ کیا بعض الفاظ کتاب کا بدلا دینا تو اس سے ہلکا اور آسان امر ہے -

علماء اسلام نے امام بخاری کے اس قول کا خوب معارضہ و مقابلہ کیا ہے - اور اُنکی اس ظنی دلیل کا کافی جواب دیا ہے اور واقعات تاریخی سے ثابت کیا ہے کہ اِن کتابون مین لفظی تحریف موجود ہے - ذیل مین ہم اُن علماء کے اقوال نقل کرتے ہین - اِن اقوال سے ہمارا یہ دعوی بھی ثابت ہوگا کہ اکثر علماء اسلام ان کتب مین وجود تحریف

نوٹ: اس خیال کو کوئی تعجب کی نگاہ سے نہ دیکھے سلف مین بہت لوگ ایسے گذرے ہین جو ایک فن کے امام تھے دوسرے فنون سے بالکل نا آشنا تھے ذہبی نے طبقات الحفاظ مین کہا ہے:

فکم من امام فی فن مقصر عن غیرہ کسیبویہ مثلاً امام فی النحو ولا یدری ما الحدیث ووکیع امام فی الحدیث ولا یعرف العربیۃ وکابی نواس رأس فی الشعر عری من غیرہ وعبد الرحمان بن مهدی امام فی الحدیث لا یدری ما الطب قط ومحمد بن الحسن رأس فی الفقه ولا یدری ما القراۃ وکحفص امام فی القراۃ تالف فی الحدیث وللحروب رجال یعرفون بها -
(ملخص طبقات الحفاظ ذہبی)

بہتیرے لوگ ایسے گذرے ہین جو ایک فن مین ماہر تھے دوسرے فنون مین قاصر جیسے سیبویہ علم نحو مین ماہر اور یہ نہ جانتے تھے کہ حدیث کیا شے ہے اور وکیع حدیث مین امام تھے اور عربی علم ادب نہ جانتے تھے اور ابو نواس شعر مین رئیس تھے اور فنون سے عاری اور عبد الرحمان بن مہدی حدیث مین امام تھے اور یہ نہ جانتے تھے کہ طب کیا ہوتی ہے اور محمد بن حسن فقہ مین امام تھے اور نہ جانتے تھے کہ فن قراءت کیا شے ہے اور امام حفص قراءت مین امام تھے اور حدیث مین تباہ - ہر میدان کے مرد جدا ہین اسی بنا پر جن امور مین مشہور تھے بس اگر امام بخاری توریت و انجیل سے نا آشنا ہون تو کون سے تعجب کا محل ہے -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نقض کے قائل ہین۔

وقد صرح کثیر بان الیهود والنصاری بدلوا الفاظاً کثیرةً من التوراة والانجیل واتوا بغیرها من عند انفسهم وحرفوا ایضاً کثیراً من المعانی بتاویلها علی غیر الوجه ومنهم من قال بدلوها کلها ومن ثم قیل بامتهانها وفیه نظر اذ الایات و الاخبار کثیرة فی انه بقی منها اشیاء کثیرة لم تبدل منها ایت الذین یتبعون الرسول النبی الامی وقصة رجم الیهودیین وقیل التبدیل وقع فی الیسیر منها و قیل وقع فی المعانی دون الالفاظ وهو الذی ذکره ههنا وفیه نظر فقد وجد فی کتابین ما لا یجوز ان یکون بهذه الالفاظ من عند الله الخ وقد نقل بعضهم الاجماع علی انه لا یجوز الاشتغال بالتوراة والانجیل ولا کتابتهما ولا نظرهما × × × والاولی فی هذه المسئلة التفرقة بین من لم یتمکن ویصر من الراسخین فی الایمان فلا یجوز له

قسطلانی نے شرح صحیح بخاری مین

امام بخاری کے اس قول کے مقابلہ مین فرمایا ہے بہت سے علماء اسلام نے تصریح کہا کہ یہود و نصاریٰ نے بہت سے الفاظ توریت و انجیل کو بدل دیا ہے بعض کا قول ہے کہ انہون نے ان کتابون کو بالکل ہی بدلا یا ہے اس خیال سے وہ ان کتابون کی بے ادبی کرنیکو جائز سمجھتے ہین مگر یہ قول محل اعتراض ہے۔ بہت سی آیات و احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کتابون کی بہت سی چیزین اپنے اصل پر ہین جیسے رجم وغیرہ۔ بعض کا قول ہے کہ تھوڑے الفاظ مین تبدیلی ہوی ہے۔ بعض کا قول ہے کہ صرف معانی مین تبدیل ہوی ہے نہ الفاظ مین چنانچہ بخاری نے ذکر کیا ہے مگر یہ قول بھی محل اعتراض ہے ان کتابون مین ایسے الفاظ موجود ہین جو خدا کی طرف سے ہرگز نہین ہوسکتے بعض علماء نے اسپر اجماع نقل کیا ہے کہ ان کتابون کا شغل رکھنا اور انکو لکھنا دیکھنا جائز نہین ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

النظر فی شیٔ من ذلك بخلاف الراسخ فیه ولا سیما عند الاحتیاج الی الرد علی مخالف ویدل له نقل الائمة قدیما وحدیثا من التوراة والزامهم التصدیق محمد صلی الله علیه واله وسلم بما یستخرجونه من کتابهم —

(قسطلانی ج ۱۰ ص ۱۳۱)

اسکے بعد قسطلانی نے اُس حدیث احمد و بزار کو نقل کیا ہے جو ص ۶۹ مین نقل ہو چکی ہے اسکے بعد کہا ہے اس (ان کتابون کے شغل و مطالعہ کے) باب مین بہتر قول یہ ہے کہ جو شخص صاحب تمیز و بصیرت نہو اسکو ان کتابون کا شغل جائز نہین اور جو صاحب تمیز ہو اور علم و دین مین مضبوط ہو اسکے لئے جائز ہے خصوصاً اُس حالت مین جبکہ مخالفین اسلام کو ان کتابون کی مدد سے جواب دینا پڑے اسپر دلیل یہ ہے کہ علمائے قدیم سے ابتک توریت سے ایسی باتین نکالتے آئے ہین اور اُن سے منکرین نبوت محمدیہ کو الزام دیتے رہے ہین -

حافظ امام بن حجر نے فتح الباری شرح صحیح البخاری مین بذیل اس قول

قال شیخنا ابن الملقن فی شرحه هذا الذی قاله احد القولین فی تفسیر هذه الآیة وهو مختاره (ای البخاری) وقد صرح کثیر من اصحابنا بان الیهود والنصاری بدلوا التوریة والانجیل وفرعوا علی ذلك امتهان اوراقهما وهو یخالف ما قاله البخاری ههنا انتهی وهو کالتصریح فی ان قوله ولیس احد الخ من کلام البخاری ذیل به تفسیر ابن عباس وهو یحتمل ان یکون بقیة کلام ابن

بخاری کے ”کتاب اللہ کے لفظ کو کوئی نکال یا مٹا نہین سکتا“ فرمایا ہے ہمارے شیخ ابن ملقن نے کہا ہے کہ یہ جو بخاری نے کہا ہے یہ تفسیر آیۂ ”یحرفون“ مین ایک قول ہے۔ جسکو امام بخاری نے پسند کیا ہے مگر ہمارے اکثر علماء نے تصریح کہا ہے کہ یہود و نصاریٰ نے الفاظ توریت و انجیل کو بدل ڈالا ہے اور اسپر انہون نے یہ مسئلہ متفرع کیا ہے۔ کہ ان کتابون کی بے ادبی کرنی جائز ہے مگر یہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عباس في تفسيره الآية. وقال بعض
الشراح المتأخرين اختلف في هذه
المسئلة على اقوال احدها انها بدلت
كلها وهو مقتضى القول المحكي بجواز
الامتهان وهي افراط وينبغي حمل اطلاق
من اطلق على الاكثر والا فهي مكابرة فالآيات
والاخبار كثيرة في ان بقي منها
اشياء كثيرة لم تبدل من ذلك قوله
تعالى الذين يتبعون الرسول النبي
الامي الذي يجدونه مكتوبا عندهم
في التورية الآية ومن ذلك قصة
رجم اليهوديين وفيه وجود آية
الرجم ويؤيده قوله تعالى فاتوا بالتورية
فاتلوها ان كنتم صدقين. ثانيها
ان التبديل وقع لكن في معظمها
وادلته كثيرة وينبغي حمل الاول
عليه ثالثها وقع في اليسير منها و
معظمها باق على حاله رابعها انما

بات قول بخاری کے مخالف ہے۔ ابن تین کا
قول تمام ہوا اسمین گویا صاف کہا گیا ہے
کہ یہ قول بخاری کا اپنا قول ہے جسکو انہون نے
ابن عباس کی تفسیر لفظ "یحرفون" کے ذیل
مین بیان کیا ہے۔ اس مین یہ بھی احتمال ہے
کہ یہ ابن عباس کا قول ہو (۱)۔ بعض پچھلے
شارحین بخاری نے کہا ہے کہ اس مسئلہ
تحریف مین کئی قول ہین۔ ایک یہ کہ
توریت و انجیل سب کی سب بدلی گئی ہے۔ ان
کتابون کی بے ادبی کا جواز اسی قول کا مقتضا
ہے۔ مگر یہ زیادتی ہے۔ اور اس قول
کی یہ تاویل ضروری ہے کہ تحریف کل سے
اکثر حصہ کی تحریف مراد ہے۔ ورنہ یہ بیفائدہ
جھگڑا ہوگا۔ کیونکہ بہت سی آیات و
احادیث سے ثابت ہے کہ ان کتابون
مین بہت سی چیزین اپنے اصل پر ہین
جن مین تبدیلی نہین ہوئی۔ ایک آیت
مین ارشاد ہے۔ وہ جو رسول کی پیروی

(۱) یہی خیال و احتمال ہے لوگون نے دھوکا کھایا ہے اور اس قول سے حضرت ابن عباس کو قائل تحریف منسوب بنا دیا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وهم التبديل والتغير في المعاني
لا في الالفاظ وهو المذكور
ههنا وقد سئل ابن تيمية عن هذه المسئلة
مجردة فاجاب في فتاواه ان للعلماء في
هذا القولين احدهما وقوع التبديل
في الالفاظ ايضا ثانيهما لا تبديل الا في
المعاني واحتج للثاني من اوجه كثيرة
منها قوله تعالى لا تبديل لكلماته وهو
معارض بقوله تعالى فمن بدله بعد ما سمعه
فانما اثمه على الذين يبدلونه ولا يتعين
الجمع بما ذكر من الحمل على اللفظ في النفي و
على المعنى في الاثبات لجواز الحمل في النفي
على الحكم وفي الاثبات على ما هو اعم من اللفظ
والمعنى ومنها ان نسخ التوراة في المشرق
والغرب والجنوب والشمال لا تختلف و
من المحال ان يقع التبديل فتتوارد
النسخ بذلك على منهاج واحد وهذا
استدلال عجيب لانه اذا جاز وقوع التبديل
جاز اعدام المبدل والنسخ الموجودة
الان هي التي استقر عليها الامر عندهم
عند التبديل والاخبار بذلك طافحة

کرتے ہیں جکو وہ اپنے پاس توریت میں
لکھا ہوا پاتے ہیں - وازانجملہ حدیث قصہ
رجم ہی جسمیں مذکور ہے کہ توریت میں
حکم رجم موجود ہے - اس امر کا موید خدا کا یہ
قول ہے - توریت لاؤ - اور اوس کو
پڑھو اگر تم سچے ہو - دوسرا
قول یہ ہے کہ تحریف ان کتابوں کے اکثر
حصہ میں ہوئی ہے - اس قول کی تائید لائل
(یعنی شواہد اور ان کتابوں میں اس کی
امثال) بکثرت موجود ہیں - اور پہلے
قول کو اسی قول کے معنی میں لینا واجب
ہے - تیسرا قول یہ ہے کہ اکثر حصہ ان
کتابوں کا محفوظ ہے تھوڑے حصہ
میں تبدیل ہوی ہے -
چوتھا قول یہ ہے کہ تبدیل صرف معنی
میں ہوی ہے الفاظ بھی محفوظ ہیں -
صحیح بخاری کے اس مقام میں یہ قول
بیان ہوا ہے - شیخ ابن تیمیہ سے اس مسئلہ کا
سوال ہوا - تو انھوں نے اس کے جواب
میں ایک فتویٰ لکھا - جس میں کہا ہے کہ
اس باب میں علماء کے دو قول ہیں -

© rasailojaraid.com

اما فیما یتعلق بالتورىة فلان بخت نصر
لما غزا بیت المقدس واهلك بنی اسرائیل
ومن فیهم بین قتیل واسیر اعدم
کتبهم حتی جاء عزیر فاملاها علیهم واما
فیما یتعلق بالانجیل فان الروم لما دخلوا
فی النصرانیة جمع ملکهم اکابرهم علی
ما فی الانجیل الذی بایدیهم وتحریفهم
المعانی لا ینکر بل هو موجود عندهم
بکثرة وانما النزاع هل حرفت الالفاظ
او لا وقد وجد فی الکتابین ما لا یجوز
ان یکون بهذه الالفاظ من الله عز وجل
اصلا وقد سرد ابن حزم فی الفصل فی
الملل والنحل اشیاء کثیرة من هذا
الجنس فیها ان انثی لوط بعد هلاك
قومه ضاجعته کل منهما باها بعد ان
سقتا الخمر فوطی کلا منهما فحملتا منه الی غیر
ذلك من الامور المنکرة وقال فی موضع
آخر وبلغنا عن قوم من المسلمین انهم ینکرون

ایک یہہ کہ الفاظ مین بہی تبدیلی
ہوئی ہے دوسرا یہہ کہ صرف معانی
مین ہوئی ہے۔ اس دوسرے
قول کے ابن تیمیہ نے بہت سے
دلائل پیش کئے ہین از انجملہ ایک
یہہ ہے کہ خدا تعالی نے فرمایا
ہے "خدا کی باتون کے لئے
تبدیلی نہین ہے" اس کے
مقابلہ مین یہہ قول خداوندی پیش
کیا گیا ہے کہ "جو شخص خدا
کی بات کو (جو وصیت کے باب
مین ہے) بدل دے* وہ گناہگار
ہوگا" جس سے ثابت ہوتا
ہے کہ اُس کو بدل دینا ممکن
ہے۔ ان دونون آیتون مین
جو اونہون نے یہ وجہ موافقت
بیان کی ہے کہ پہلی آیت مین خبر
تبدیلی کی نفی ہوئی ہے

* یہ آیت "فمن بدله بعد ما سمعه" کے ایک معنی ہین دوسرے معنی جو مشہور ہین یہہ ہین کہ جو شخص وصیت کنندہ کی بات کو بدل دیگا وہ گناہگار ہوگا۔

ان التورية والانجيل اللتين بايدي
اليهود محرفان وقد اشتمل القران والسنة
على انهم يحرفون الكلم عن مواضعه و
يقولون على الله الكذب وهم يعلمون ويقولون
هو من عند الله وما هو من عند الله
ويلبسون الحق بالباطل ويكتمون الحق
وهم يعلمون ويقال لهؤلاء المنكرين
قد قال الله في صفة الصحابة وذلك مثلهم
في التورية ومثلهم في الانجيل كزرع
اخرج شطاءه الى اخر السورة وليس
بايدي اليهود والنصارى عن هذا
شئ ويقال لمن ادعى ان نقلهم نقل متواتر
قد اتفقوا على ان لا ذكر لمحمد صلى الله
عليه وآله وسلم في الكتابين فان
صدقتموهم فيما بايديهم بكونه
نقل نقل التواتر فصدقوهم بما زعموه
ان لا ذكر لمحمد المصطفى صلى الله عليه
وآله وسلم ولا اصحابه رضي الله
عنهم والا فلا يجوز تصديق بعض و
تكذيب بعض مع مجيئها مجيئا واحدا
(فتح الباری شرح صحیح البخاری)

اوس سے لفظ کی تبدیلی
مراد ہے اور دوسری آیت
مین جو اوس کا اثبات کیا ہے
اوس سے معنوی تبدیلی مراد
ہے یہہ واجب التسلیم نہین
ہے کیون جائز نہین کہ آیت
نفی مین یہہ حکم مراد ہو کہ کلمات
خدا مین تبدیلی نہ کرو -
اور آیت اثبات تحریف لفظی
و معنوی دونون کو شامل
ہو -

دوسری دلیل یہہ بیان کی
جاتی ہے کہ توریت و انجیل کے
نسخے مشرق و مغرب جنوب
و شمال مین ایک سے ہین - اور
یہ بات محال ہے کہ سب کے سب
ایک لفظ سے بدلاے گئے ہون - مگر
یہ استدلال عجیب ہے - جب
تبدیلی کا ہو جانا جائز ہے تو اصل
لفظ کا سب نسخون سے معدوم ہو جانا
کیا مشکل ہے -

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

ورنہ نسخے جو ان کے پاس اسوقت موجود ہین وہ سب کے سب اُس وقت سے بعد کے ہین جبکہ اُن مین تبدیلی ہوچکی تھی - اِس امر کی مصدق خبرین بکثرت موجود ہین -

توریت کے متعلق یہ خبر ہے کہ بخت نصر نے جب بیت المقدس پر چڑہائی کی اور بنی اسرائیل کو قتل کردیا تو اُن کی تمام کتب کو معدوم کردیا - پہر عزیر آئے تو اُنہون نے صرف یاد سے اُنکو لکھا * - انجیل کی نسبت یہ خبر ہے کہ جب رومی مذہب عیسائی مین داخل ہوے تو اُن کے بادشاہ نے موجودہ انجیل پر سب کو متفق کیا - تحریف معنوی سے تو کسیکو انکار نہین ہے - نزاع تو اس مین ہے کہ معنوی کے ساتھ لفظی تحریف بھی ہوی ہے یا نہین سو اِن کتابون مین ایسے الفاظ موجود ہین جو کلام الٰہی ہرگز نہین ہو سکتے -

حافظ ابن حزم کی کتاب ملل و نحل مین اِس قسم کے بہت سے الفاظ بیان کئے ہین - از انجملہ توریت کے یہ الفاظ ہین لوط کی بیٹیون نے اپنے باپ لوط کو شراب پلائی اور اُن سے بدفعلی کراکے حاملہ ہوئین - ایسا ہی اور بُری باتین اُسمین موجود ہین -

حافظ ابن حزم نے ایک اور جگہ فرمایا ہے کہ بعض مسلمانون سے ہمکو یہ خبر پہنچی ہے کہ وہ توریت و انجیل مین لفظی تحریف واقع ہونے سے منکر ہین - اور قرآن و حدیث مین آچکا ہے کہ یہود و نصاریٰ خدا کے کلام کو بدل ڈالتے ہین - اور خدا پر دیدہ و دانستہ جھوٹ باندھتے ہین اور وہ کہتے ہین کہ یہ بات خدا کی طرف سے ہے حالانکہ وہ خدا کی طرف سے نہین ہوتی اور وہ حق بات کو چھپاتے ہین

---

* اس خبر کی تفصیل مین یہ پایا جاتا ہے کہ بہت سے نسخون کو اسوقت نکالا گیا ہے - دیکھو اعجاز عیسوی صہ ۲۱ تا ۲۲ جسکی اصل عبارت اسی رسالہ مین بحث تحریف لفظی کی تحت مین منقول ہوگی -

© rasailojaraid.com

اور وہ جانتے ہیں کہ وہ حق ہے " منکرین تحریف کو یہ بھی کہا جاتا ہے کہ خدا تعالی نے قران مجید میں اصحاب نبوی کے حق میں کہا ہے کہ ان کا حال وصفت توریت و انجیل میں یون موجود ہے " کہ وہ ایک کھیتی کی مانند ہیں جسنے نکالا اپنا پٹھا " تا آخر " اور اب توریت وانجیل میں اصحاب کی یہ صفت مذکور نہیں ہے - ان منکرین تحریف سے جو یہ کہتا ہے کہ توریت بنقل متواتر منقول ہے پھر اس میں تحریف کیونکر ممکن ہے - اسکے جواب میں کہا جاتا ہے کہ یہود و نصاری اسبات پر متفق ہیں کہ توریت وانجیل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور آپ کے اصحاب کا ذکر موجود نہیں ہے - اب اگر تم انکی اس کتاب کی (جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کا ذکر نہیں) تصدیق کروگے تو تمکو اس امر کی بھی تصدیق کرنی پڑیگی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کا ذکر توریت وانجیل میں نہیں ہے (جس سے تصدیق قران فوت ہوگی) اور اگر اس امر کی تصدیق نکروگے تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ باقی سب کتاب کی تصدیق کرو اور اسکو تحریف سے محفوظ مان لو کیونکہ وہ سب یکسان ہے "

حافظ ابن القیم حنبلی نے کتاب اغاثۃ اللہفان میں فرمایا ہے " موجودہ توریت میں تحریف لفظی کے وقوع وعدم میں تین قول ہیں - ایک فرقہ اسلام کا یہ قول ہے کہ وہ سب کی سب یا اکثر بدلائی گئی ہے - اس میں بعض نے زیادتی کی ہے اور کہدیا ہے کہ اس کتاب کے اوراق سے استنجا کرنا جائز ہے - ایک فرقہ اہلحدیث (۱) و فقہ و کلام کا یہ قول ہے کہ تبدیلی صرف تاویل میں ہوئی ہے نہ الفاظ میں - بخاری نے اپنی کتاب میں کہا ہے " یحرفون " بمعنی " یزیلون " ہے -

---

(۱) اہلحدیث سے شاید امام بخاری مراد ہیں اور اہل فقہ وکلام سے امام رازی جنکو غلطی سے صرف تحریف معنوی کا قایل بتایا گیا ہے -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فصل وقد اختلف في التورية التي بايديهم
هل هي مبدلة ام التبديل وقع في التاويل
دون التنزيل على ثلثة اقوال قالت
طائفة كلها او اكثرها مبدلة وغلا
بعضهم حتى قال يجوز الاستجمار بها و
قالت طائفة من ائمة الحديث والفقه
والكلام انما وقع التبديل في التاويل (١)
قال البخاري في صحيحه يحرفون يزيلون
وليس احد يزيل لفظ كتاب من كتب
الله ولكنهم يتاولونه على غير تاويله وهو
اختيار الرازي ايضا وسمعت شيخنا
يقول وقع النزاع بين الفضلاء فاجاز

اور کوئی شخص کتاب اللہ کے لفظ کو بدل
نہیں سکتا ولیکن وہ لوگ اسکی تاویل
ایسی کرتے تھے جو اسکی تاویل نہ تھی -
یہی قول امام رازی نے اختیار کیا ہے
اور میں نے اپنے استاذ (ابن تیمیہ) کو یہہ
کہتے سنا ہے کہ اس باب میں فضلاء
اہل اسلام کا اختلاف ہے - پھر انہوں نے
(#) اس مذہب کو جائز رکھا اور اس کے خلاف
کو ضعیف کہا - کسی نے اسپر انکار کیا تو
انہوں نے اسپر تیرہ دلائل قائم کئے
ازانجملہ ایک یہ دلیل کہ توریت کے نسخے
مشرق و مغرب جنوب و شمال میں پھیل

(١) * عبارت اغاثہ میں نہ اس اختلاف کو ابن تیمیہ سے نقل کیا ہے اور نہ یہ بیان کیا ہے کہ اس اختلاف کی کس جانب کو انہوں نے جائز کیا یعنے پسند کیا - اور کس مذہب کو ضعیف کیا - قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اختلاف کے اقوال تین ہونگے جو ابن القیم نے بیان کئے ہیں اور مذہب جائز اور پسندیدہ ابن تیمیہ سے قول سوم مراد ہے کیونکہ اسی قول سوم کو ابن تیمیہ نے الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح میں پسند فرمایا ہے - اور جس مذہب کو ضعیف کہا ہے اوس سے قول اول مراد ہے جس میں یہ دعوے کیا گیا ہے کہ یہہ کتابیں سب کی سب بدلائی گئی ہیں تب ہی ابن تیمیہ نے اسکو رد کیا اور ثابت کیا ہے کہ وہ سب کی سب نہیں بدلائی گئیں *

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

هذا المذهب ووهى غيره فانكر عليه
فاظهر خمسة عشر نقلا به ومن حجة هؤلاء
ان التوراة قد طبقت مشارق الارض
ومغاربها وانتشرت جنوبا وشمالا ولا
يعلم عدد نسخها الا الله فيمتنع التواطؤ على
التبديل والتغير في جميع تلك النسخ حتى
لا يبقى في الارض نسخة الا مبدلة وهذا
مما يحيله العقل قالوا وقد قال الله لنبيه
قل فاتوا بالتوراة فاتلوها ان كنتم صدقين
قالوا وقد اتفقوا على ترك فريضة
الرجم ولم يمكنهم تغييرها من التوراة
ولذا لما قرءوها على النبي صلى الله عليه
واله وسلم وضع القاري يده على اية
الرجم فقال له عبد الله بن سلام ارفع
يدك فرفعها فاذا هي تلوح تحتها و
توسطت طائفة فقالوا قد زيد
فيها وغير اشياء يسيرة جدا واختاره

گئے ہیں اسکے نسخوں کا شمار بجز خدا اسکو معلوم
نہیں ان سب نسخوں کی یکسان تبدیلی کا وقوع
عقلاً محال ہے - دوسری دلیل خدا تعالے
نے فرمایا ہے کہ توریت لاؤ - اور سچے ہو
تو اُسکو پڑھو - تیسری دلیل اونہوں نے یہ
بیان کی ہے یہودیوں نے خدا کے اس
حکم کو کہ زانی کو سنگسار کیا جاوے بالاتفاق
ترک کر رکھا تھا مگر وہ اُسکو توریت سے
بدل نسکے - جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے سامنے اُن کے قاری نے توریت کو
پڑھا تو آیت رجم پر ہاتھ رکھدیا عبد اللہ
بن سلام نے اوسکا ہاتھ اٹھوایا تو نیچے سے
آیت رجم ظاہر ہوئی (۱) اس باب میں متوسط
ومعتدل یہ تیسرا قول ہے کہ اس میں کسیقدر
تغیر و تبدیل ہوا ہے ہمارے استاد ابن تیمیہ
نے اپنی تالیف "الجواب الصحیح لمن بدل دین
المسیح" میں اسی قول کو پسند فرمایا اور اُسکی

(۱) ایسی ہی بقیہ دلایل ہونگی جنکو اغاثة اللہفان میں نقل نہیں کیا - ان دلایل سے اس
مذہب کا ضعف ثابت ہوتا ہے کہ توریت سب کی سب بدلائی گئی ہے نہ اس مذہب (قول
سوم) کا جسکو ابن تیمیہ نے خود پسند کیا ہے -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شیخنا فی الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح
قال وھذا کما فی التورٰۃ عندھم
ان اللہ سبحانہ قال لابراھیم اذبح ابنك
بکرك او وحیدك اسحاق قلت والزیادۃ
باطلۃ من وجوہ عشرۃ الاول ان بکرہ
ووحیدہ اسمٰعیل باتفاق الملل الثلاث
الثانی انہ سبحنہ امر ابراھیم ان ینقل
ھاجر وابنھا اسمٰعیل عن سارۃ ویسکنھا
فی بریۃ مکۃ لئلا تغار سارۃ فامرہ بابعاد
السریۃ وولدھا منھا فکیف یامر بعد ھذا
بذبح ابن سارۃ وابقاء ابن السریۃ
ھذا مما لا یقتضیہ الحکمۃ والثالث
ان قصۃ الذبح کانت بمکۃ قطعا ولذا
یجعل اللہ سبحنہ ذبح الھدایا والقرابین
بمکۃ تذکیراً للامۃ بما کان من ابراھیم
مع ولدہ ھنالك الرابع ان اللہ بشر سارۃ
ام اسحق باسحق ومن وراۂ یعقوب
فبشرھا بھما فکیف یامر بعد ذلك بذبح
اسحق وقد بشر ابویہ بولد ولدہ الخامس
ان اللہ لما ذکر قصۃ الذبیح وتسلیمہ نفسہ
للہ واقدام ابراھیم علی ذبحہ وفرغ من

تمثیل میں بیان کیا ہے کہ انکی موجودہ
توریت میں مذکور ہے کہ خدا تعالٰی
نے ابراہیم کو یہ حکم دیا تھا کہ اپنے پلوٹھے یا
اکلوتے بیٹے اسحٰق کو ذبح کریں۔ میں
(ابن القیم) کہتا ہوں کہ لفظ اسحاق
از خود بڑھایا گیا ہے اور یہ دس وجہ سے
غلط و باطل ہے۔ وجہ اول یہ کہ حضرت
براہیم کے پلوٹھے اور اکلوتے بیٹے
باتفاق اہل اسلام و یہود و نصاریٰ کے
حضرت اسمٰعیل تھے نہ اسحٰق۔
وجہ دوم یہ کہ خدا تعالےٰ نے حضرت ابراہیم
علیہ السلام کو انکی بی بی سارہ کی باپنخاطر
سے بی بی ہاجرہ اور اُس کے بیٹے اسمٰعیل
کو اپنے سے جدا کرنے اور مکہ کے میدان
میں پہنچا دینے کا حکم دیا تاکہ اُس کے پاس
رکھنے سے سارہ کو غیرت پیدا نہو پھر کیونکر
ممکن تھا کہ خدا تعالےٰ اسی سارہ کے
بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم دیتا۔
وجہ سوم۔ یہ کہ ذبح کا واقعہ مکہ میں ہوا
ہے۔ اسی بیٹے اسمٰعیل علیہ السلام کے
ساتھ جو مکہ میں تھا۔ یہی وجہ ہے کہ خدا نے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قصته قال بعدها وبشرنه باسحق نبيا
من الصلحين فشكر الله له استسلامه
وبذل ولده له وجعل من اياته على ذلك
ان اتاه اسحق فهي اسمعيل من الذبيح
وزاد عليه اسحاق السادس ان
ابراهيم عليه السلام سال ربه الولد
فاجاب دعاءه وبشره به فلما بلغ
معه السعي امره بذبحه قال الله تعالى
وقال اني ذاهب الى ربي سيهدين ه رب
هب لي من الصلحين فبشرنه بغلم حليم
فهذا دليل على ان هذا الولد انما
بشر به بعد دعائه وسواله ربه ان
يهب له ولداً وهذا المبشر به هو المامور
بذبحه قطعا بنص القران واما اسحق
فانه بشر به من غير دعوة منه بل
على كبر السن وكون مثله لا يولد وانما
كانت البشارة به لامراته سارة ولذا
تعجب من حصول الولد منها وانظر
تفاوت سياق البشارتين فانه
في الاولى - قال اني ذاهب الى ربي
سيهدين رب هب لي من الصلحين

مکہ میں اُن کی یادگار کو قائم رکھا۔ اور
وہاں قربانیاں کرنے کا حکم دیا۔

وجہ چہارم - یہ کہ خدا تعالے نے سارہ کو
تولد اسحق کی بشارت دی - اس کے
بعد یعنی اسی کی پشت سے تولد یعقوب
کی بشارت دیدی - پھر کیونکر ممکن تھا کہ
وہ اُس کے ذبح کرنے کا حکم دیتا -

وجہ پنجم - یہ کہ خدا تعالے نے قصہ ذبح کو
نقل کرنے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام
کے اس حکم کی تعمیل سے فارغ ہوجانے کے
بعد فرمایا ہے کہ ہمنے ابراہیم علیہ السلام کو
اسحق کی بشارت دی - اور وہ اسی تعمیل
حکم کی جزا تھی -

وجہ ششم - یہ کہ جس بیٹے کے ذبح کرنے کا
خدا نے حکم دیا تھا وہ حضرت ابراہیمؑ
کی دعا سے پیدا ہوا تھا - خدا نے اُس
دعا کو قبول کیا اور لڑکا دیا - جب وہ
چلنے پھرنے لگا تب اُسکے ذبح کا حکم دیا
اور حضرت اسحق علیہ السلام تو حضرت ابراہیمؑ
کے بڑھاپے میں دعا کے بغیر پیدا ہوئے
تھے اور اُنکی بشارت حضرت سارہ کو ہوئی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فبشرنه بغلم حلیم دفی الثانیة ولقد
جاءت رسلنا ابراهیم بالبشری قالوا
سلما قال سلم فما لبث ان جاء بعجل
حنیذ فلما رای ایدیهم لا تصل الیه
نکرهم واوجس منهم خیفة قالوا
لا تخف انا ارسلنا الی قوم لوط ٥ وامرته
قائمة فضحکت فبشرنها باسحاق
ومن وراء اسحاق یعقوب قالت
یویلتی ءالد وانا عجوز وهذا بعلی شیخا
ان هذا لشیء عجیب ٥ قالوا اتعجبین
من امر الله وکون مخرج احدی البشارتین
غیر مخرج الاخری والبشارة
الاولی کانت له والثانیة
کانت لها والبشارة الاولی
هی التی یامر فیها بذبح
من بشر به فیها دون الثانیة السابع
ان ابراهیم لم یقدم باسحاق الی مکة
البتة ولم یفرق بینه وبین امه وکیف
یامره الله ان یذهب بابن امرته فیذبحه
بموضع اخرتها وفی بلدها ویدع ابن سریتها
الثامن ان الله لما اتخذ ابراهیم خلیلا

تھی نہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو۔

وجہ ہفتم ۔ یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسحق کو کبھی مکہ مین نہین لیگئے اور نہ اُن کی والدہ سارہ سے ان کو جدا کیا ہے۔ حالانکہ ذبح فرزند مکہ معظمہ مین ہوا تھا۔ یہ بھی کیونکر ممکن تھا کہ اُن کے فرزند کو سوت کی جگہ لیجاتے ۔ اور وہان جاکر اُسکو ذبح کرتے اور سوت کے فرزند کو بچا لیتے۔

وجہ ہشتم ۔ یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خدا تعالے نے رتبہ خلت عطا فرمایا تھا اور خلت الٰہی اُس محبت کا نام ہے جو خلال قلب مین ہوا اور جسکے سوا خدا اُسکا تعلق کسی سے نہو۔ اسپر اُنہون نے بیٹے کے لئے دعا کی۔ تو خدا نے اُن کا دلی تعلق بیٹے کی طرف سے قطع کرنے کے لئے ان کو اُس بیٹے کے ذبح کرنے کا حکم دیا۔ جب وہ اُس بیٹے کو ذبح کرنے پر آمادہ ہوگئے تو اُن کے خلت کا پورا امتحان ہوا اور ثابت ہوگیا کہ اُن کا دلی تعلق خدا ہی سے ہے بیٹے سے وہ تعلق نہین رہا۔ لہذا وہ حکم منسوخ ہوا۔ یہہ امتحان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

والخلة تتضمن ان يكون قلبه كله
متعلقا بمن ليس فيه سعة لغيره
فلما سال الولد ووهب له اسمعيل
فتعلق به شعبة من قلبه فاراد ان
تخلص تلك الشعبة له فامتحنه
بذبح ولده فلما امتثل خلصت
تلك الخلة لله فنسخ الامر بذبحه
لحصول الغرض وهو العزم وتوطين
النفس على الامتثال ومن المعلوم
ان هذا يكون في اول الاولاد لا
في الآخر فلما حصل هذا المقصود
مع الولد الاول لم يحتج الى مثله مع
الولد الآخر فانه لو زاحمت محبة الولد
الآخر الخلة لامر بذبحه فلو كان المامور
بذبحه هو الولد الآخر لكان قد اقره
في الاول على مزاحمة الخلة به مدة طويلة
تمامه بما يزيل المزاحم بعد ذلك و
هو خلاف مقتضى الحكمة فليتامل
التاسع ان ابراهيم انما رزق اسحق
على الكبر واسمعيل رزقه في عنفوان
شبابه والعادة ان القلب اعلق

اسی فرزند کے ذبح کے حکم سے ہونا چاہئے
تھا سو ہوا ۔ یہ بات حکمت کے خلاف
ہے کہ تعلق اور محبت تو پہلے فرزند سے
ہوا اور اُس تعلق کو قطع کرنے کے لئے
دوسرے فرزند کو ذبح کرنے کا حکم دیا
جائے ۔ اور یہ بھی مخالف حکمت ہے
کہ تعلق محبت ابتداء جوانی مین ہو اور
اُسکے قطع کا حکم آخری عمر مین دیا جاے
اور اتنا عرصہ وہ تعلق باقی رہے ۔
وجہ نہم ۔ یہ کہ حضرت اسحق علیہ السلام
بڑھاپے مین حضرت ابراہیم کو مرحمت
ہوے ۔ اور اسمعیل ابتدائی جوانی مین
اور عادت یہی ہے کہ پہلے فرزند سے
دلی تعلق ہوتا ہے ۔ پس اسی سے قطع
کرنا مصلحت تھا ۔
وجہ دہم ۔ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم فخریہ طور پر فرمایا کرتے
تھے کہ مین دو ذبیحون کا فرزند ہون
یعنی اپنے باپ عبداللہ اور جد اسمعیل ؑ
کا ان دلایل سے ثابت ہے کہ لفظ
اسحق توریت مین یہودیون نے

© rasailojaraid.com

الاول العاشر ان النبی صلی اللہ علیہ
والہ وسلم کان یفتخر بانہ ابن الذبیحین
یعنی اباہ عبد اللہ وجدہ اسماعیل
والمقصود ان ہذہ اللفظۃ لما زادوہ
فی التورٰۃ والسبب فی ذلک ان
موسی علیہ السلام صان التورٰۃ
من بنی اسرائیل خوفا من افتراقہم
بعدہ فی تاویلہا وتفرقہم احزابا
وافادہا الی ائمۃ بنی لیوی الا سورۃ
واحدۃ اشتملت علی ذم طباعہم
وانہم سیخالفون شریعۃ التورٰۃ
وان السخط یاتیہم بعد ذلک لتکون
شاہدۃ علیہم ولم یکن حفظ التورٰۃ
فرضا علیہم ولا سنۃ بل کان الواحد
یحفظ فصلا منہا والاخر یحفظ
فصلا اخر فلما قتل بخت نصر الملک
من یحفظ اکثر التورٰۃ من الائمۃ
الہارونیین واحرق ہیاکلہم
جمع عزیر من محفوظاتہ ما اجتمعت
منہ ہذہ التورٰۃ التی بایدیہم
واملا ذلک عیبا علیہم ولذا یا العو

بڑھا دیا ہے توریت کی تحریف لفظی کا یہ
سبب ہوا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے
توریت کو عامہ بنی اسرائیل سے بچا کر
رکھا تھا۔ اس خوف سے کہ وہ آپکے
بعد اسکی تاویل میں مختلف الرائے ہو
جاتیں۔ اور فرقہ فرقہ ہو پڑیں۔ وہ
کتاب صرف بنی لیوی کے پیشواؤں
کے سپرد کر دی تھی۔ بجز ایک سورۃ کے
جس میں بنی اسرائیل کی طبیعتوں کی
برائی کا بیان تھا اور یہ کہ وہ شریعت
توریت کے مخالف ہو جائیں گے اور
اُن پر خدا کا غضب نازل ہوگا تا کہ وہ
سورۃ اُن پر گواہ ہو۔ توریت کو زبانی
یاد کرنا اُن پر فرض نہ تھا اور نہ مسنون
بلکہ اُن میں کوئی ایک باب کو یاد کر
لیتا۔ کوئی دوسرے کو۔ جب بخت نصر
نے بنی ہارون کے سرداروں کو جنکو
اکثر حصہ توریت کا یاد تھا۔ قتل کر
دیا اور اُن کے معبد کو گرا دیا تو عزیر
نے اپنی یادداشت سے اِس قدر
توریت لکھ دی جس سے موجودہ

© rasailojaraid.com

فی تعظیمہ حتی غلوا فیہ فھذہ التورٰتہ الموجودۃ عندھم من املاء عزیر فیھا کثیر من التورٰتہ ثم بدا و لھا امۃ تدمرھا اللہ فلحقہا امور ثلثۃ الاول بعض الزیادۃ والنقصان الثانی اختلاف الترجمۃ الثالث اختلاف التاویل ویذکر من ذلک امثلۃ — (تبعید الشیطان بتقریب اغاثۃ اللہفان صفحہ ۹۶۳)

توریت جمع ہوئی - پھر وہ توریت اُن لوگون کے حوالہ ہوئی جو فرقہ فرقہ ہوگئے اور اُس کے متن مین تین خرابیان پیدا ہوگئین - ایک کمی بیشی الفاظ مین - دوسرا اختلاف اُسکے تراجم مین تیسرا اختلاف اُس کی تاویل مین تحریف معنوی کی کئی مثالین ذکر کیجاتی ہین "

ان تمثیلات کو ہمنے اسلئے نقل نہین کیا کہ تحریف معنوی محل نزاع نہین - محل نزاع تحریف لفظی ہے جسکی ایک مثال ابن القیم کی عبارت منقولہ بالا مین مذکور ہوئی ہے - ایک اور مثال اِس تحریف لفظی کی ابن القیم کی اِس کلام مین مذکور ہے جو عبارت منقولہ سے پہلے اُنھون نے فرمایا ہے - آپ فرماتے ہین

اس (قصہ لوط کے بیٹون) سے عجیب تر یہ قصہ توریت مین موجود ہے کہ یعقوب کے بیٹے

واعجب من ذلک ان فی التوراۃ انہ ⟨ـــ⟩ بایدیھم ان یہودا ابن یعقوب زوج ولدہ الاکبر بامرءۃ یقال لھا تاما و کان یاتیھا مستدبراً فغضب اللہ من فعلہ فاھلکہ فزوجہا ولدہ الاخر فکان یعزل عنہا علماً منہ بان اول مولود ینسب الی اخیہ فکرہ اللہ منہ ذلک فاماتہ فامرھا یہودا باللحاق الی بیت ابیھا حتی یکبر

یہودا نے اپنے بڑے بیٹے کا ایک عورت (تاما) سے نکاح کردیا وہ اُس سے فعل بد خلاف وضع فطرت کیا کرتا اسپر خدا کا غصہ ہوا اور خدا نے اُسکو ہلاک کیا - پھر اُسنے اُس عورت کو چھوٹے بیٹے سے بیاہ دیا وہ اُس سے عزل (خارج مین انزال) کرتا رہا اس خیال سے کہ جو لڑکا پہلے پیدا ہو وہ بڑے بھائی کا کہلاوے - اس سے بھی

© rasailojaraid.com

ولد له صغر له ويتم عقله حذراً من ان
يصيبه ما اصاب اخويه فاقامت فى
بيت ابيها وصعد يوماً الى منزل له
فلبست زوجة ابنه زى الزوانى و
تعرضت له فزنا وذها ورهن عندها
عصاه وخاتمه باجرتها - فدخل بها
فعلقت منه فلما اخبر يهودا ان زوجة
ابنه علقت من الزنا اذن باحراقها -
فبعثت اليه بخاتمه وعصاه فاعتذر
بانه لم يعرفها ولم يدخل معاودتها
قالوا ومن ولدها من ذلك الزنا
داؤد نبى عليه السلام
(تبعيد الشيطان بتقريبا اغاثة اللهفان صـ ۹۳۶)

خدا ناخوش ہوا - اور اُسکو مار دیا - پھر اپنی
بہو کو یہودا نے حکم دیا کہ وہ اپنے باپ کے گھر میں جا رہے اتنے
میں اُسکا چھوٹا بیٹا بڑا ہو کر عقلمند ہو جائے اس سے اسکا
نکاح ہو تو وہ ایسے کام نہ کرے - ایکدن یہودا اپنی چھت
پر چڑھا تو اپنی بہو کو دیکھا کہ وہ بدکار عورتوں کا
لباس پہنے ہوئے ہے وہ اس کے متعرض ہوا اور وہ اس سے طالب فعل بد
ہوا اور اُس کی اُجرت میں اپنی لاٹھی اور انگوٹھی
رہن رکھدی - اور مرتکب فعل بد ہوا اس سے
اُسکو حمل ہوا - جب یہودا کو لوگوں نے خبر
دی کہ تیری بہو زنا سے حاملہ ہوئی ہے تو
اُسنے اُسکو جلانے کا حکم دیا - تب اُس نے
اُسکی لاٹھی اور انگوٹھی اُس کے پاس بھیجدی
جسپر اُسنے عذر کیا اور کہا کہ میںنے اُس کو
نہیں پہچانا تھا اور میںنے اُس سے بجز ایک دفعہ کے پھر فعل بد نہیں کیا - یہودی کہتے
ہیں کہ اسی زنا کی نسل سے حضرت داود نبی پیدا ہوئے ہیں -

امام رازی تفسیر میں فرماتے ہیں - اگر کوئی یہ شبہ کرے کہ جس کتاب کے الفاظ و حروف

فان قيل كيف يمكن هذا فى الكتاب
الذى بلغت احاده حروفه وكلماته
مبلغ التواتر المشهور فى الشرق والغرب
قلنا لعله يقال القوم كانوا قليلين
والعلماء بالكتاب كانوا فى غاية

کی شہرت حد تواتر کو پہنچ گئی ہو اس کے الفاظ
میں تبدیلی کیونکر ممکن ہے تو اسکا جواب
یہ ہے کہ جسوقت اسکی تبدیلی ہوئی تھی اُس
وقت شاید اُس قوم میں قلت ہوا ور
توریت کے جاننے والے علما اور بھی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

القلۃ فقدروا علی ھذا التحریف" (تفسیر کبیر ص ۳۲۸ ج ۳)	کم ہون - اسلئے وہ اس تبدیلی پر قادر ہوگئے " -

ناقل کہتا ہے کہ اس احتمال قلت کی مصدق و موید حاملان توریت کی ابتدائی حالت ہے جسکا حافظ ابن القیم کے اس قول مین ذکر ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام کے وقت توریت عامہ بنی اسرائیل کے حوالہ ہی نہین ہوئی اور نہ بھی حفظ کی گئی - پھر وہ حالت جب کہ بخت نصر کے ہاتھون سے بنی اسرائیل کی تباہی ہوئی - پھر وہ حالت جب عہد انیتوکس مین انکی بربادی ہوئی - ان حالات مین توریت کے محافظون کی قلت محل انکار نہین اور اسحالت مین تحریف لفظی کا واقع ہونا مشکل تھا - (ان حالات کی تفصیل عنقریب ہوگی -)

عبارت منقولہ بالامین صرف تحریف لفظی توریت کی مثالین بیان ہوی ہین نہ تحریفات لفظی انجیل کی - اور نیز وہ علماء اسلام کی عبارات ہین جوان مسلمانون کو ہدایت و طمانیت بخش ہین جو علماء اسلام کو ہدایت پر جانتے ہین اور ان کی نقل و بیان پر اعتماد رکھتے ہین - ان ہی لوگون کی صیانت و استقامت کی غرض سے وہ عبارات منقول ہوئی ہین تاکہ ان عبارات کو دیکھکر وہ لوگ اسوقت کے خبط و ضلالت سے بچے رہین اور تعمیل توریت و انجیل کی نسبت وہی اعتقاد رکھین جو اس وقت تک اہل اسلام مین متوارث چلا آیا ہے اور آجکل کے مجتہدین بے علم کی باتین سنکر انکے دھوکا مین نہ آجاوین -

اب وہ رہے حضرت مجتہدین بلا علم جو اس وقت تک کے مسلمانون کو گمراہ قرار دیتے ہین اور اپنے نئے اعتقاد کو ہدایت سمجھکر لوگون کو اس کی طرف دعوت کرتے ہین - وہ ان عبارات سے نفع نہ اٹھائینگے بلکہ اون کے جواب مین صاف فرمائینگے کہ امام رازی ابن حجر و ابن تیمیہ وغیرہ خود گمراہ تھے (معاذ اللہ) ہم ان عبارات کو کیا مانتے ہین اور انکی نقل و بیان کو کب مانتے ہین -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان حضرات کی ہدایت و نصیحت کی غرض سے ہم عبارت مذکورہ کی تائید مین اصل کتب توریت و انجیل کی عبارات نقل کرتے اور ان کتابون کے حامیون اور عیسائی مذہب کے مصنفون کے اقوال اُن کو سناتے ہین شاید وہ تعصب و نفسانیت کو کام مین نہ لائین تو اس سے نفع اُٹھاوین اور راہ راست پر آجاوین - ان اقوال مین لفظی تحریف انجیل کی مثالین بھی مندرج ہین جو پہلی عبارات مین مذکور نہین ہوئین -

پس واضح ہو کہ حافظ ابن حجر کی کلام مین جو ذکر ہوا ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام کی بیٹیون نے اپنے باپ کو شراب پلائی اور اُن سے بدفعلی کرائی یہ قصہ توریت کی کتاب پیدائش باب ۱۹ مین بالفاظ ذیل مرقوم ہے -

۳۰ - اور لوط ضغر سے اپنی دونون بیٹیون سمیت نکلکر پہاڑ پر جا رہا - کیونکہ ضغر مین رہنے سے اُسے دہشت ہوئی - اور وہ اور اُسکی دونون بیٹیان ایک غار مین رہنے لگین - تب پلوٹھی نے چھوٹی سے کہا کہ ہمارا باپ بوڑھا ہے اور زمین پر کوئی مرد نہین جو تمام جہان کے دستور کے موافق ہمارے پاس اندر آوے - آؤ ہم اپنے باپ کو مے پلاوین اور اُس سے ہم بستر ہووین - تا کہ اپنے باپ سے نسل باقی رکھین - سو اُنہون نے اُسی رات اپنے باپ کو مے پلائی اور پلوٹھی اندر گئی اور اپنے باپ سے ہم بستر ہوئی پھر اُسنے اُس کے لیٹتے اور اُٹھتے وقت اُسے نہ پہچانا اور دوسرے روز ایسا ہوا کہ پلوٹھی نے چھوٹی سے کہا کہ دیکھ کل رات کو مین اپنے باپ سے ہم بستر ہوئی - اور آج رات بھی اُسکو مے پلاوین اور تو بھی جا کر اُس سے ہم بستر ہو کر اپنے باپ سے نسل باقی رکھین - سو اُس رات کو بھی اُنہون نے اپنے باپ کو مے پلائی اور چھوٹی اوٹھکر اوس سے ہم بستر ہوئی اور اُسنے اوس کے لیٹتے اور اُٹھتے وقت اُسے نہ پہچانا - سو لوط کی دونون بیٹیان اپنے باپ سے حاملہ ہوئین اور بڑی ایک بیٹا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جنی اور اسکا نام موآب رکھا وہ موآبیون کا جو ابتک ہین باپ ہوا اور چھوٹی بھی ایک بیٹا جنی اور اس کا نام بن عمی رکھا وہ بنی عمون کا جواب تک ہین باپ ہوا" (توریت مطبوعہ ۱۸۹۵ء مطبع ارقن سکول مرزا پور ص ۲۱)

اس قصہ کے جعلی اور محرف ہونے پر بہت سی دلایل شاہد ہین۔ از انجملہ ایک یہ ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام نبی تھے۔ جنکی نبوت کو قرآن نے ثابت کیا ہے اور اہل انجیل نے بھی اُن کو راستباز تسلیم کیا ہوا ہے چنانچہ پطرس حواری نے اپنے خط کے باب ۲۔ آیت ۸ مین کہا ہے کہ وہ (یعنے لوط علیہ السلام) راستباز اُن کی بے شرع باتون کو دیکھ کر ہر روز اپنے سچے دل کو شکنجہ مین کھینچتا تھا" پھر کیونکر ممکن تھا کہ خدا تعالے نے شیطان کو اونپر مسلط کرتا اور ایسی قدرت دیتا کہ وہ انکو شراب پلائے اور ان سے بیٹیون کے ساتھ زنا کرائے۔

عیسائی اس امر کو جایز رکھتے ہین اُن کو اختیار ہے۔ ہمکو اس مقام مین اُنسے بحث نہین قران مین خدا نے صاف فرما دیا ہے کہ شیطان نے کہا اے میرے خدا تو نے جو مجھے بہکایا ہے مین اُس کے بدلے بنی آدم کو زمین مین زیبائش دکھا کر گمراہ کرون گا بجز تیرے مخلص بندون کے۔ خدا نے فرمایا یہی راہ سیدہی میرے ذمہ ہے۔ میرے بندون پر تیرا تسلط نہوگا۔ بجز ان گمراہون کے جو تیری پیروی کرین گے"۔

> قال رب بما اغویتنی لازینن لھم فی الارض ولاغوینھم اجمعین الا عبادك منھم المخلصین قال ھذا صراط علی مستقیم ان عبادی لیس لك علیھم سلطان الا من اتبعك من الغوین۔ (الحجر رکوع ۳)

اور فرمایا شیطان کا اُن لوگون پر تسلط نہوگا جو مومن ہین اور اپنے رب پر بھروسہ

> انہ لیس لہ سلطان علی الذین امنوا وعلی ربھم یتوکلون انما

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سلطنه علی الذین یتولونه والذین هم به مشرکون (النحل رکوع ۱۳)

رکھتے ہین اسکا تسلط ان ہی لوگون پر ہے جو اس کے دوست ہین اور اُس کو خدا کا شریک بناتے ہین“۔

اس قصہ کو اگر صحیح مانا جاوے تو اس سے ان ارشاد خداوندی کے برخلاف یہ ثابت ہوتا ہے کہ شیطان نے حضرت لوط علیہ السلام پر پورا تسلط کیا اُن کو شراب پلا کر اُنکے بیٹیون کے ساتھ زنا کرایا جسکا کوئی عاقل قائل نہین ہو سکتا۔ چہ جاے کہ مسلم بھی ہو۔

انبیاء علیہم السلام سے خطا یا زلت کا سرزد ہو جانا بعض مسلمانون کے نزدیک جائز ہے مگر ایسی بے حیائی اور دنائت (رکیکنگی) کا صدور ※ انبیاء علیہم السلام سے محقق اہل اسلام تجویز نہین کرتے لہذا وہ اس قصہ کو صحیح نہین کہہ سکتے گو عیسائی اُسکو صحیح جانین ※

※ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ نے فقہ اکبر مین فرمایا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کفر و غیرہ کبائر و فواحش سے منزہ ہین“۔ فقہ اکبر کی شرح مین ملا علی قاری صاحب نے کہا ہے کہ وہ ایسے صغائر سے بھی منزہ ہین جن مین خست و دنائت پائی جاتی ہو جیسے لقمہ کی چوری وغیرہ“۔ ایسا ہی شرح مواقف مین فرمایا ہے۔

امام رازی نے تفسیر کبیر جلد اول مین بصفحہ (۴۵۸) انبیاء علیہم السلام کا کبائر و صغائر سے معصوم ہونا آیات قران سے ثابت کیا ہے اور جن دلایل سے اس کا خلاف مفہوم ہوتا ہے اسکا کافی جواب دیا ہے۔ ان دلایل کو دیکھکر کوئی مسلمان نہین کہہ سکتا کہ ایک نبی شراب پی کر بیٹیون کے ساتھ زنا کا مرتکب ہوا۔

※ عیسائیون کو نشہ کی حالت مین لوط کا زنا تسلیم کرنا کیا مشکل ہے جبکہ وہ انبیاء علیہم السلام سے ہوش و حواس کی سلامتی مین زنا کا واقع ہونا مانتے ہین۔ الدلیل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(جو بجز مسیح علیہ السلام کسی نبی کو معصوم نہین جانتے)

دوسری دلیل یہ کہ اس قصہ مین جو حضرت لوط علیہ السلام کی بیٹیون کا قول منقول ہے کہ "زمین پر کوئی مرد نہین جو تمام جہان کے دستور کے موافق ہمارے پاس اندر آوے" یہ واقعہ کے خلاف ہے اور محض دروغ ہے۔ اُسوقت خاصکر سدوم وغیرہ بستیون کے لوگ ہلاک ہوے تھے نہ تمام دنیا کے لوگ جس سے قحط الرجال ہوجاتا۔ اُن ہی بستیون کے پاس قریہ ضغر موجود تھا اور حضرت لوط علیہ السلام کی دعا سے عذاب الٰہی سے بچ رہا۔ چنانچہ اون آیات کے پہلی آیات وغیرہ مین صاف بیان ہے ۱۸- اور لوط نے اُن سے کہا کہ اے میرے خداوند ایسا نہو۔ ۱۹- کہ اَب دیکھ تو نے اپنے بندہ پر رحم کی نظر کی اور تو نے مجھ پر ایسا بڑا فضل کیا کہ میری جان بچائی

مقدس کتاب مین ایسے واقعات زنا کو صدق و اعتقاد کے ساتھہ پڑھتے ہین۔

(۲) سموئیل کے باب ۱۱ مین ہے ۲- اور ایکدن شام کو ایسا ہوا کہ داؤد اپنے بچھونے پر سے اُٹھا اور شاہی محل کی چھت پر ٹہلنے لگا اور وہان سے لسنے ایک عورت کو دیکھا جو نہا رہی تھی اور وہ عورت نہایت خوبصورت تھی۔ تب داؤد نے اُس عورت کا حال دریافت کرنیکو آدمی بھیجے۔ اونہون نے کہا الیعام کی بیٹی بنت سبع حتی اوریا کی جورو نہین؟ اور داؤد نے لوگ بھیج کے اوس عورت کو بلالیا۔ چنانچہ وہ اوس پاس آئی۔ اور وہ اُس سے ہمبستر ہوا۔ کیونکہ وہ اپنی ناپاکی سے پاک ہوئی تھی اور وہ اپنے گھر کو چلی گئی اور وہ عورت حاملہ ہوئی۔ سو اوس نے داؤد پاس خبر بھیجی کہ مین حاملہ ہون (مجموعہ توریت طبع مذکور ص ۴۱۳)

اسکے بعد اسمین یہ بیان ہے کہ داؤد نے اوریا کو ایک لڑائی مین بھیجکر قتل کرایا اور اسکی عورت کو اپنی جورو بنایا۔ اور سلیمان نبی اسی کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہین۔

نعوذ باللہ من اکاذیبہم وافتراءھم علی الانبیاء الصالحین۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مین اسپہاڑ پر نہین بہاگ سکتا۔ نہو کہ مجھ پر ایسی کوئی مصیبت پڑے کہ مین مرجاؤن۔
۲۰۔ اب دیکھ یہ شہر قریب ہے کہ مین اس مین بھاگ جاؤن اور وہ چھوٹا ہے مرضی ہو
تو وہان بھاگ کر جاؤن کیا وہ چھوٹا نہین ہے سو میری جان بچیگی۔ ۲۱۔ تب اُس نے
اُسے کہا کہ دیکھ مینے اس بات مین بھی تیری عرض قبول کی کہ اس شہر کو جسکے واسطے
تو نے کہا غارت نہ کرون گا۔ ۲۲۔ جلدی کر اور ادہر بھاگ کیونکہ جب تک تو وہان
نہ پہونچے مین کچھ کر نہین سکتا ہون۔ اسواسطے اُس شہر کا نام ضغر رکھا گیا۔ ۲۳۔
اور جسوقت لوط ضغر مین داخل ہوا سورج کی روشنائی زمین پر پھیلی۔ ۲۴۔ تب
خداوند نے سدوم اور عمورہ پر گندہک اور آگ خداوند کی طرف سے آسمان پر سے
برسائی اور اسنے اُن شہرون کو اور اُس سارے میدان کو اور اون شہرون کے
سب رہنے والون کو اور سب کچھ جو زمین پر اُگا تھا نیست و نابود کیا۔ (توریت
طبع مذکور ص ۲۱)

اس بیان صریح توریت سے اس قول کا دروغ ہونا ثابت ہے تو پھر کیونکر ممکن ہے کہ یہ قصہ جس مین اکاذیب درج ہین صادق قصہ ہے اور خدا سے صادق نے اپنی کلام صادق مین اسکو بلا رد و انکار نقل فرمایا ہے۔ غالباً یہہ اون یہودیون کا افترا ہے جو بنی مواب کے دشمن تھے اور وہ اون سے لڑتے رہتے تھے۔ انہون نے اس قصہ کو وضع اور توریت مین درج کر کے موآبیون کو حرامی بنایا اور اپنی عداوت کو پورا کیا (واللہ اعلم)

اور حافظ ابن القیم کی پہلی عبارت مین جو بیان ہوا ہے کہ "توریت مین حضرت اسحٰق کو ذبیح قرار دیا ہے اور یہ کئی وجہ سے محرف ہے"۔ اسکی تائید و تصدیق توریت کی کتاب پیدائش کے باب ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۲۲۔ سے ہوتی ہے ؂

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسکے باب ۲۲ مین کہا ہے "ان باتون کے بعد یون ہوا کہ خدا نے ابرام کو آزمایا اور
اُسے کہا کہ اے ابرام - وہ بولا کہ دیکھ مین حاضر ہون - تب اُسنے کہا کہ تو اپنے بیٹے -
ہان اپنے اکلوتے جسے تو پیار کرتا ہے - اضحاق کو لے اور زمین موریاہ مین جا اور
اُسے وہان پہاڑون مین سے ایک پہاڑ پر جو مین تجھے بتاؤن گا سوختنی قربانی کر لئے
چڑہا - ۳- تب ابرام تڑکے اُٹھا اور اپنے گدھے پر چارجامہ کسا اور اپنے
ساتھ دو جوان اور اپنے بیٹے اضحاق کو لیا اور سوختنی قربانی کی لکڑیان چیرین اور اُٹھکر
اُس جگہ جو خدا نے اُسے فرمایا تھا چلا - ۴- تیسرے دن جب ابرام نے اپنی آنکھ
اُٹھا کر اوس جگہ کو دور سے دیکھا - ۵- تب ابرام نے اپنے جوانون سے کہا تم یہان
گدھے پاس رہو مین اوس لڑکے کے ساتھ وہان تک جاؤن گا اور سجدہ کر کے پھر تمہارے
پاس آؤن گا - ۶- اور ابرام نے سوختنی قربانی کی لکڑیان اپنے بیٹے اضحاق پر رکھین اور
آگ اور چھری اپنے ہاتھ مین لی اور دونون ساتھ ساتھ چلے - ۷- تب اضحاق نے
اپنے باپ ابرام سے کہا کہ اے میرے باپ اُسنے جواب دیا کہ اے میرے بیٹے مین
حاضر ہون اُسنے کہا دیکھ کہ آگ اور لکڑیان تو ہین پر سوختنی قربانی کے لئے برہ
کہان - ۸- ابرام نے کہا کہ اے میرے بیٹے کہ خدا آپ ہی اپنے واسطے سوختنی
قربانی کے لئے برہ کی تدبیر کر لے گا - سو وے دونون ساتھ ساتھ چلے - ۹- اور
وے اُس مقام پر جسکی بابت خدا نے اُس سے کہا تھا پہنچے - تب ابرام نے وہان
ایک قربان گاہ بنائی اور لکڑیان چنین اور اپنے بیٹے اضحاق کو باندھا اور اوسے
قربان گاہ مین لکڑی کے اوپر دھر دیا - ۱۰- اور ابرام نے اپنا ہاتھ بڑھا کر چھری
لی کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے - ۱۱- اوسہی خداوند کے فرشتہ نے اُسے آسمان سے
پکارا کہ اے ابرام ! اے ابرام ! وہ بولا مین حاضر ہون ۱۲- پھر اُس نے
کہا کہ تو اپنا ہاتھ لڑکے پر مت بڑھا اور اُسے کچھ مت کر - کہ اب مینے جانا کہ تو خدا سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ڈرتا ہے اسلئے کہ تونے اپنے بیٹے ہان اپنے اکلوتے کو مجھ سے دریغ نہ کیا۔ (توریت طبع مذکور صہ ۲۴ و ۲۵)

ان آیات مین صاف تصریح ہے کہ حضرت اسحٰق ذبیح ہین۔ اور وہی ابراہیم کے اکلوتے بیٹے ہین۔ اور یہ امر بیان باب ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷ کے صریح مخالف ہے۔

اسکے باب ۱۵ مین ہے۔ ان باتون کے بعد خدا کا کلام رویا۔ مین ابرام پر اترا۔ اور کہا کہ ابراہام تومت ڈر مین تیری سپر اور تیرا بہت بڑا اجر ہون۔ ۲۔ ابرام نے کہا کہ اے خداوند خدا تو مجھہ کو کیا دیگا مین تو بے اولاد جاتا ہون اور میرے گھر کا مختار دمشقی الیعزر ہے۔ ۳۔ پھر ابرام نے کہا کہ دیکھ تو نے مجھے فرزند نہ دیا اور دیکھ میرا خانہ زاد میرا وارث ہوگا۔ ۴۔ تب خداوند کا کلام اوس پر اترا اور اوسنے کہا کہ یہ تیرا وارث نہ ہوئیگا بلکہ جو تیری صلب سے پیدا ہوگا وہی تیرا وارث ہوگا! (توریت صہ ۱۶)

اور باب ۱۶ مین ہے۔ اور سری ابراہام کی جورو کوی لڑکا نہ جنی اور اوس کی ایک مصری لونڈی تھی جس کا نام ہاجرہ تھا اور سری نے ابرہام سے کہا کہ دیکھ خداوند نے مجھے جننے سے باز رکھا۔ آپ میری لونڈی کے پاس جائیے۔ شاید اوس سے میرا گھر آباد ہووے اور ابراہام نے سری سے بات سنی۔ ۳۔ سو ابراہام کی جورو سری نے بعد اسکے کہ ابراہام کنعان کی زمین مین دس برس رہا تھا اپنی مصری لونڈی لیکے اپنے شوہر ابراہام کو دیا کہ اُسکی جورو ہو۔ ۴۔ اور ہاجرہ کے پاس گیا اور وہ حاملہ ہوئی اور جب اُسنے معلوم کیا کہ مین حاملہ ہوئی تو اپنی بی بی کو حقیر جانا۔ ۵۔ تب سری نے ابراہام سے کہا کہ ناانصافی جو مجھ پر ہوی تیرے ذمہ ہے۔ مینے اپنی لونڈی تجھے دی۔ اور اب جو اُسنے آپ کو حاملہ دیکھا تو مین اُسکی نظرون مین حقیر ہوگئی۔ میرا اور تیرا انصاف خداوند کرے۔ ۶۔ ابراہام نے سری سے کہا کہ تیری لونڈی تیرے ہاتھ مین ہے۔ جو تیری

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نگاہ مین اچھا ہو تو اُس کے ساتھ کر۔ تب سری نے اُس پر سختی کی اور وہ اُسکے سامنے سے بھاگ گئی ۔ ۷۔ اور خداوند کے فرشتہ نے اُسے میدان مین پانی کے ایک چشمے کے پاس پایا یعنے اُس چشمہ کے پاس جو صور کی راہ پر ہے ۔ ۸۔ اور اُسنے کہا کہ اے سری کی لونڈی ہاجرہ تو کہان سے آتی ہے اور کدھر جاتی ہے وہ بولی کہ مین اپنی بی بی سری کے سامنے سے بھاگی ہون ۔ ۹۔ اور خداوند کے فرشتہ نے اُسے کہا کہ تو اپنی بیبی کے پاس پھر جا اور اُسکی تابع رہ ۔ ۱۰۔ پھر خداوند کے فرشتہ نے اُسے کہا کہ مین تیری اولاد کو بہت بڑھاؤن گا۔ کہ وہ کثرت سے نہ گنی جاوے ۔ ۱۱۔ اور خداوند کے فرشتے نے اُسے کہا کہ تو حاملہ ہے اور ایک بیٹا جنے گی اُسکا نام اسمٰعیل رکھنا۔ کہ خداوند نے تیرا دُکھ سن لیا۔ ۱۲۔ وہ وحشی آدمی ہوگا اُسکا ہاتھ سب کے اور سب کے ہاتھ اُسکے برخلاف ہونگے اور وہ اپنے سب بھائیون کے سامنے بود و باش کریگا ۔ ۱۳۔ اور اُس نے خداوند کا نام جو اُس سے ہمکلام تھا یون لیا کہ اے خداوند تو مجھپر نظر کرنے والا ہے ۔ کہ وہ بولی کیا مین یہان دیکھنے کے بعد دیکھتی ہون ۔ ۱۴۔ اس سبب سے اُس کنوئین کا نام بیر لحی رائی رکھا وہ قادس اور برد کے درمیان ہے ۔ ۱۵۔ اور ہاجرہ ابرام کے لئے بیٹا جنی اور ابرام نے اپنے بیٹے کا نام جو ہاجرہ جنی اسمٰعیل رکھا ۔ ۱۶۔ اور جب ابرام کے لئے ہاجرہ سے اسماعیل پیدا ہوا ۔ تب ابرام چھیاسی برس کا تھا"۔

اور باب ۷ امین ہے ۱۵۔ اور خدا نے ابرام سے کہا کہ تیری جورو سری جو ہے تو اُسکو سری مت کہا کر بلکہ اُسکا نام سرہ ہے ۔ ۱۶۔ اور مین اوسے برکت دون گا اور اوس سے بھی تجھے ایک بیٹا بخشون گا ۔ یقیناً مین اُسے برکت دون گا کہ وہ قومون کی ماں ہوگی اور ملکون کے بادشاہ اُس سے پیدا ہون گے ۔ ۱۷۔ تب ابرام مونھہ کے بل گرا اور ہنسکے دل مین کہا کہ کیا سو برس کے مرد کو بیٹا پیدا ہوگا ۔ اور کیا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سرہ جو نوّے برس کی ہے جنے گی ۔ ۱۸ ۔ اور ابرہام نے خدا سے کہا کہ کاش کہ اسمٰعیل تیرے حضور جیتا رہے ۔ ۱۹ ۔ تب خدا نے کہا کہ بیشک تیری جورو سرہ تیرے لیے ایک بیٹا جنے گی تو اُسکا نام اضحاق رکھنا اور مین اُس سے اور بعد اُسکے اُسکی اولاد سے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہے قائم کرونگا ۔ ۲۰ ۔ اور اسماعیل کے حق مین مینے تیری سُنی دیکھ مین اُسے برکت دونگا اور اُسے برومند کرونگا ۔ اور اُسے بہت بڑھاؤنگا اور اُس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور مین اوس سے بڑی قوم بناؤنگا ۔ ''

(توریت طبع مذکور ص ۱۸ وغیرہ)

ان آیات مین صاف تصریح ہے کہ چھیاسی برس کی عمر تک حضرت ابرہیم علیہ السلام بے اولاد رہے ۔ وہ اولاد کے طالب ہوے ۔ تو حضرت ہاجرہ کے شکم سے اُن کو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام عطا ہوے جو اُن کے اکلوتے بیٹے تھے ۔ اور آپ کی سو برس کی عمر تک وہی ایک فرزند رہے ۔ سو برس کے جب آپ ہوگئے تب حضرت اسحٰق علیہ السلام بلا دعا و درخواست پیدا ہوے ۔ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ باب ۲۲ کے بیان مین اہل کتاب کی تحریف ہے اسمین اولاً حضرت اسحٰق کو ذبیح کہنا صحیح نہین ہے ۔ اور اگر ان ہی کو ذبیح کہنا صحیح ہو تو پھر اُن کو اکلوتا کہنا صحیح نہین ۔

الغرض بہ شہادت قرآن اس مین دو تحریفین ہوئی ہین اور بشہادت توریت ایک تحریف سے تو یہ بیان خالی نہین ۔

اور ابن القیم کی دوسری عبارت مین جو قصۂ یہودا کی زناکاری کا بیان ہوا ہے ۔ وہ پیدائش کے باب ۳۸ مین بالفاظ ذیل منقول ہے ''۶ ۔ اور یہودا اپنے پلوٹھے عیر کے لیے ایک عورت بیاہ لایا ۔ جسکا نام تمر تھا ۔ ۷ ۔ اور عیر یہودا کا پلوٹھا خداوند کی نگاہ مین شریر تھا ۔ سو خداوند نے اُسے مار ڈالا ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تب یہودا نے اونان کو کہا کہ اپنے بھائی کی جورو کے پاس جا اور اپنی بھاوج
ادا کر اور اپنے بھائی کے لئے نسل چلا - ۹ - لیکن اونان نے جانا کہ یہ نسل میری
نہ کہلائیگی اور یون ہوا کہ جب وہ اپنے بہائی کی جورو پاس جاتا تہا تو نطفہ کو زمین پر
ضائع کرتا تھا تا نہ ہووے کہ اوس کا بہائی اُس سے نسل پاوے - ۱۰ - اور اُس کا یہ
کام خداوند کی نظر مین بہت بُرا تھا - اسلئے اُسنے اُسے بھی ہلاک کیا - تب یہودا نے
اپنی بہو تمر کو کہا کہ اپنے باپ کے گھر مین بیوہ بیٹھی رہ - جبتک کہ میرا بیٹا سیلہ بڑا
ہو - کیونکہ اُسنے کہا نہووے کہ وہ بھی اپنے بھائیون کی طرح مرجاوے - سو تمر اپنے
باپ کے گھر مین جا رہی - ۱۲ - اور بہت دن گذرے کہ سوع کی بیٹی یہودا کی جورو
مرگئی اور جب یہودا کو اُس کا غم بھولا تو وہ اپنے بھیڑون کی پشم کے کترنے والون کے
پاس تمنت مین اپنے دوست ادلامی حیرہ کے ساتھ گیا - ۱۳ - اور تمر سے یہہ کہا
گیا کہ دیکھ تیرا سسر اپنی بھیڑون کی پشم کترنے کے لئے تمنت کو جاتا ہے - ۱۴ - تب
اُسنے اپنی بیوگی کے کپڑون کو اُتار پھینکا اور برقع اوڑھا اور اپنے کو لپیٹا اور عینیم
کے مدخل مین جو تمنت کے راستہ پر ہے جا بیٹھی - کیونکہ اوس نے دیکھا تھا کہ سیلہ
بڑا ہوا اور مجھے اُس کی جورو نہ کر دیا ہے - ۱۵ - یہودا اُسے دیکھ کر سمجھا کہ
کوئی کسبی ہے کیونکہ وہ اپنا مونہہ چھپائے ہوئے تھی - ۱۶ - اور وہ راہ سے اُسکی
طرف کو پھرا اور اُسے کہا کہ چلئے اور مجھے اپنے ساتھ خلوت کرنے دیجئے - کہ اُسنے
نجانا کہ یہ میری بہو ہے - وہ بولی کہ تو میرے ساتھ خلوت کریگا مجھے کیا دیگا - ۱۷ - وہ بولا
کہ مین گلّے مین سے ایک بکری کا بچہ بھیجونگا - اوسنے کہا کہ تو مجھے جبتک اُسے
بھیجے کچھ گرو دیگا - ۱۸ - وہ بولا کہ مین کیا گرو تجھے دون - وہ بولی کہ اپنی چھاپ
اپنا بازوبند اور اپنی لاٹھی جو تیرے ہاتھ مین ہے - اُسنے دیا اور اوس کے ساتھ
خلوت کی اور وہ اوس سے حاملہ ہوئی - ۱۹ - پھر وہ اُٹھی اور چلی گئی اور برقع

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اُتار رکھا اور رانڈ سالی کا جوڑا پہن لیا - ۲۰ - اور یہودا نے اپنے دوست اُدلامی کے ہاتھ بکری کا بچہ بھیجا - تا کہ اوس عورت کے ہاتھ سے اپنا گرو پھیر لاوے - پر اُسنے اُسکو نہ پایا - ۲۱ - تب اُسنے اُس جگہ کے لوگون سے پوچھا کہ وہ بیسوا جو عینیم کے راستہ پر نظر آتی تھی کہان ہے وہ بولے کہ یہان کیسی نہ تھی ۲۲ تب وہ یہودا کے پاس پھر آیا اور کہا مین اُسے نہین پا سکتا ہون - اور وہان کے لوگ یہی کہتے ہین کہ کسبی وہان نہین تھی - ۲۳ - یہودا بولا کہ خیر وہی لیوے - نہ ہو کہ ہم بدنام ہووین دیکھ مینے تو بکری کا بچہ بھیجا پر تو نے اُسے نہ پایا - ۲۴ - اور یون ہوا کہ قریب تین مہینے کے بعد یہودا سے کہا گیا کہ تیری بہو تمر نے زنا کیا اور دیکھ اُسے چھنالے کا حمل بھی ہے - یہودا بولا کہ اُسے باہر لاؤ کہ وہ جلائی جاوے - ۲۵ - جب وہ نکالی گئی اُسنے اپنے سسر کو کہلا بھیجا کہ مجھے اوس شخص کا حمل ہے جسکی یہ چیزین ہین - اور کہا کہ دریافت کیجے کہ یہ چھاپ اور بازو بند اور عصاء* کسکا ہے - تب یہودا نے اقرار کیا اور کہا کہ وہ مجھسے زیادہ صادق ہے کیونکہ مین نے اُسے سیلہ کو نہ دیا لیکن وہ آگے کو اوس سے ہمبستر نہوا - ۲۷ - اور اُس کے جننے کے وقت مین یون ہوا کہ اُس کے پیٹ مین توأم تھے - ۲۸ - اور جب وہ جننے لگی تو ایک کا ہاتھ نکلا اور دائی جنائی نے پکڑ کے اوس کے ہاتھ مین نارا باندھکر کہا کہ یہ پہلے نکلا - ۲۹ - اور یون ہوا کہ اُس نے ہاتھ اپنا پھر کھینچ لیا اور کیا دیکھتی ہے کہ وہ نہین اُسکا بھائی نکل آیا - اور وہ بولی تو کیا ہے پہاڑتا ہے یہہ پہاڑ تجھ پر آوے گی - سو اوس کا نام پھارس رکھا گیا جسکے ہاتھ مین نارا باندھا تھا نکل آیا

*عصا صادرے چاہیئے لفظی تحریف ان کتب کا لازمہ ہوا تو خطی غلطی بھی انکے لئے مناسب ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور اسکا نام ضارہ رکھا گیا (توریت طبع مذکور صفحہ ۵۱)
اس قصہ کے بعض الفاظ کو گو نقل و بیان ابن القیم سے اختلاف ہے مگر اسکے[1]
اصل مقصود مین کہ یہودا نے اپنی بہو سے زنا کیا اتفاق ہے۔

اس قصہ کے وضعی اور محرف ہونے پر دلیل یہ ہے کہ اس

قصہ مین پھارس کو ولد الزنا قرار دیا ہے اور ولد الزنا کا حکم استثنا باب ۲۳۔
آیت ۲ مین بیان ہوا ہے کہ اوس کی دس پشت تک کے لوگ خدا کی جماعت
مین داخل نہ ہون گے۔ ومع ہذا کتاب روت کے باب ۴۔ آیت ۱۰۔ اور انجیل
متی کے باب ۱۔ آیت ۶ مین حضرت داود نبی کو اس پھارس کے سلسلہ نسل
مین دسوین جگہ شمار کیا ہے اس سے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ اس بیان مین
کہین نہ کہین تحریف و افترا یہودیون کا دخل ضرور ہے۔ یا اصل قصہ محض
جعلی ہے اور یہودا سے زنا نہین ہوا اور اگر ہوا ہے تو پھارس اس زنا سے
پیدا نہین ہوا۔ وہ اسی زنا کا تخم ہے تو حضرت داود علیہ السلام اسکی نسل سے
نہین۔ وہ (معاذ اللہ) اُسکی نسل مین ہین تو اس حکم استثنا مین تحریف ہوئی
تھی کہ زانی کی اولاد دس پشت تک خدا کی جماعت مین داخل نہین ہو سکتی

[1] مثلاً ابن القیم نے یہودا کی بہو کا نام تاما لکھا ہے۔ اور اس عبارت مین تمرہے
وہان چہت پر دیکھنے سے زنا کا وقوع ہونا بیان کیا ہے۔ یہان عینیم کے
راستہ مین۔ و علی ہذا القیاس اور اختلاف ہے جس سے اصل مقصود
مین فرق نہین آتا اور یہ اختلاف بھی موجودہ توریت ہی کے نسخون کے
اختلاف کا ثمرہ معلوم ہوتا ہے۔ مسلمانون کو اس اختلاف کے پیدا کرنے
سے کوئی فایدہ نہ تھا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اب ہم اپنے ہم ان دعاوی کی تائید و تصدیق کے لئے حوالجات مذکورہ کی اصل عبارت نقل کرتے ہین -

پھارس کا اسی زنا سے پیدا ہونا تو عبارت منقولہ بالا مین بیان ہو چکا ہے

نسلِ زنا کا خدا کی جماعت مین داخل نہ ہونا آیات ذیل

مین ہے - جو استثنا ۲۳ مین ہین

جسکے خصیے کچلے گئے ہون یا آلت کاٹی گئی ہو - وہ خدا کی جماعت مین داخل نہووے حرامی بچہ خداوند کی جماعت مین داخل نہووے - اُسکی دس پشت خداوند کی جماعت مین شامل نہووے - (توریت طبع مذکور ص ۲۶۰)

حضرت داؤد علیہ السلام کا نسلِ پھارس سے ہونا روت ۴ کی آیات

ذیل مین مذکور ہے -

۱۸ - سو پھارس کا نسل نامہ یہ ہے کہ پھارس سے حصرون پیدا ہوا - ۱۹ - حصرون سے رام پیدا ہوا اور رام سے عمینداب پیدا ہوا - ۲۰ - اور عمینداب سے نحسون پیدا ہوا اور نحسون سے سلمون پیدا ہوا - ۲۱ - اور سلمون سے بوعز پیدا ہوا اور بوعز سے عوبید پیدا ہوا - اور عوبید سے یسی پیدا ہوا اور یسی سے داؤد - (توریت طبع مذکور ص ۳۵۳) اور انجیل متی کے باب اول مین ہے -

(۳) اور یہودا سے پھارس اور زارح تمر کی پیٹ سے پیدا ہوئے اور پھارس سے حصروم* پیدا ہوا اور حصروم سے ارام پیدا ہوا - اور ارام سے عمینداب پیدا ہوا اور عمینداب سے نحسون پیدا ہوا اور نحسون سے سلمون پیدا ہوا - اور سلمون سے

---

* حصرون اور حصروم اور رام اور ارام کا جو و لفظ عبرانی استثنا انجیل مین اختلاف پایا جاتا ہے یہ ان ہی کتابون کا اثر ہے -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بوعز پیدا ہوا اور بوعز سے عوبید روت کے پیٹ سے پیدا ہوا اور عوبید سے یسی اور یسی سے داؤد بادشاہ (متی کی انجیل مطبوعہ مطبع مذکور ص ۱)

اس سے بھی عجیب ایک مثال تحریف نقلی کی ہم بیان کرتے ہین جس سے اہل ایمان کے رونگٹے کھڑے ہون گے۔ توریت کی کتاب خروج مین حضرت ہارون ع کو بانی گوسالہ پرستی بنایا ہے اور خداپرستون کے زمرہ سے خارج کیا۔ جسکے کذب و افترا ہونے پر قرآن بھی شاہد ہے۔ اور موجودہ توریت جسمین یہ افترا پایا جاتا ہے نیز شاہد ہے۔ چونکہ اُسی قصہ کے بعض الفاظ سے ہم اس قصہ مین افترا کا پایا جانا ثابت کیا چاہتے ہین اسلئے اس مقام کی تمام عبارت نقل کرنا مناسب سمجھتے ہین خروج کے باب ۳۲ مین ہے۔

اور جب لوگون نے دیکھا کہ موسی پہاڑ سے اُترنے مین دیری کرتا ہے تو وے ہارون کے پاس جمع ہوے اور اُسے کہا کہ اُٹھ ہمارے لئے معبود بنا کہ ہمارے آگے چلین۔ کیونکہ یہ مرد موسی جو ہمین مصر کے ملک سے نکال لایا ہم نہین جانتے کہ اُسے کیا ہوا۔ ۲۔ ہارون نے اُنہین کہا کہ زیور سونے کے جو تمہاری جورؤن اور تمہارے بیٹون اور تمہاری بیٹیون کے کانون مین ہین توڑ توڑ کے مجھ پاس لاؤ۔ ۳۔ چنانچہ سب لوگ سونے کے زیور جو اُن کے کانون مین تھے توڑ توڑ کے ہارون کے پاس لائے ۴۔ اور اُس نے اُن کے ہاتھون سے لیا اور ایک بچھڑا ڈھالکر اسکی صورت حکاکی کے ہتھیار سے درست کی اور اُنہون نے کہا کہ اے اسرائیل یہ تمہارا معبود ہے جو تمہین مصر کے ملک سے نکال لایا۔ ۵۔ اور جب ہارون نے یہ دیکھا تو اُس کے آگے ایک قربان گاہ بنائی۔ اور ہارون نے یہ کہکے منادی کی کہ کل خداوند کے لئے عید ہے ۶۔ اور وے صبح کو اُٹھے اور سوختنی قربانیان چڑھائین اور سلامتی کی قربانیان گذرانین اور لوگ کھانے پینے کو بیٹھے اور کھیلنے کو اُٹھے۔ ۷۔ تب خداوند نے موسی کو کہا کہ اُتر جا کیونکہ تیرے لوگ جنھین تو مصر کے ملک سے چھڑا لایا۔ خراب ہو گئے ہین۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۸۔ وے اُس راہ سے جو مینے اُنہیں فرمائی جلد پہر گئے ہین ۔ اُنہون نے اپنے لئے
ڈھلا ہوا بچھڑا بنایا اور اُسے پوجا اور اُس کے لئے قربانی ذبح کر کے کہا کہ اے اسرائیل
یہ تمہارا معبود ہے جو تمہین مصر کے ملک سے چھڑا لایا ۔ ۹ ۔ پہر خداوند نے موسیٰ
سے کہا کہ مین اس قوم کو دیکھتا ہون کہ ایک گردن کش قوم ہے ۔ ۱۰ ۔ اب تو مجھ کو
چھوڑ کہ میرا غضب اُن پر بہڑکے اور مین اُنھین بھسم کرون ۔ اور مین تجھ سے ایک
بڑی قوم بناؤن گا ۔ ۱۱ ۔ تب موسیٰ نے خداوند اپنے خدا کے آگے منت کر کے کہا کہ
اے خداوند کیون تیرا غضب اپنے لوگون پر جنہین تو شہزوری اور زبردستی کے
ساتھ مصر کے ملک مین سے نکال لایا بہڑکتا ہے ۔ ۱۲ ۔ کس لئے مصری بولین اور
کہین کہ وہ اُن کو یہان سے بدی کے لئے نکال لے گیا ۔ تاکہ اُن کو پہاڑون مین مار
ڈالے اور اُن کو روے زمین پر سے ہلاک کرے ۔ اپنے غضب کے بہڑکنے سے
باز رہ اور اپنے لوگون کو بدی پہنچانے سے پہر جا ۔ ۱۳ ۔ تو ابرہام اور اضحاق اور
اسرائیل اپنے بندون کو یاد کر ۔ جن سے تو نے اپنی ہی قسم کہائی ۔ اور ان سے کہا
کہ مین تمہاری نسل کو آسمان کے تارون کی مانند بڑھاؤن گا ۔ اور یہ سارا ملک
جسکے حق مین مینے کہا سو مین تمہاری نسل کو بخشون گا کہ ابد تک اُسکے مالک ہون ۔
۱۴ ۔ تب خداوند نے اُس بدی سے جو چاہا تھا کہ اپنے لوگون سے کرے
پچھتایا ۔ ۱۵ ۔ اور موسیٰ پھر کر پہاڑ سے اُتر گیا اور شہادت کے دونون تختے
اُسکے ہاتھ مین تھے ۔ وے تختے لکھے ہوے تہے ۔ دونون طرف اِدہر اور
اُدھر لکھے ہوئے تھے ۔ ۱۶ ۔ اور وے تختے خدا کے کام سے تھے ۔ اور جو لکھا
ہوا سو خدا کا لکھا ہوا ۔ اور اون پر کندہ کیا ہوا تھا ۔ ۱۷ ۔ اور جب یشوع نے
لوگون کی آواز جو پکار رہے تھے سُنی ۔ تو موسیٰ سے کہا کہ لشکر گاہ مین لڑائی کی
آواز ہے ۔ ۱۸ ۔ موسیٰ بولا کہ یہ تو نہ فتح کے شور کی آواز ۔ نہ شکست کے شور کی آواز

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بلکہ گانے کی آواز مین سنتا ہون ۔ ۱۹ ۔ اور یون ہوا کہ جب وہ لشکرگاہ کے پاس آیا
اور بچھڑا اور راگ ناچ دیکھا ۔ تب موسیٰ کا غضب بھڑکا اور اُسنے تختے اپنے ہاتھون سے
پھینک دیے اور پہاڑ کے تلے توڑ ڈالے ۔ ۲۰ ۔ اور اُس نے اُس بچھڑے کو جسے
اُنہون نے بنایا تھا اور اُس کو آگ سے جلایا اور پیسکر خاک سے بنایا اور اُسکو پانی پر
چھڑک کر بنی اسرائیل کو پلایا ۔ ۲۱ ۔ اور موسیٰ نے ہارون کو کہا کہ ان لوگون نے تجھ سے
کیا کیا ۔ کہ تو اون پر ایسا بڑا گناہ لایا ۔ ۲۲ ۔ ہارون نے کہا کہ میرے خداوند کا غضب
نہ بھڑکے ۔ تو اس قوم کو جانتا ہے کہ بدی کی طرف مایل ہے ۔ ۲۳ ۔ سو اونہون نے
مجھے کہا کہ ہمارے لئے ایک معبود بنا ۔ جو ہمارے آگے چلے کہ یہ مرد موسیٰ جو ہمین
مصر کے ملک سے چھڑا لایا ۔ ہم جانتے کہ اُسے کیا ہوا ۔ ۲۴ ۔ تب مینے اُنہین کہا
کہ جس کسی کے پاس سونا ہو وہ توڑ لاوے ۔ اونہون نے مجھے دیا ۔ اور مین نے
اُسے آگ مین ڈالا ۔ سو یہ بچھڑا نکلا ۔ ۲۵ ۔ اور جب موسیٰ نے لوگون کو دیکھا
کہ وے بے قید ہوگئے ۔ کہ ہارون نے اُنہین اُن کے مخالفون کے روبرو اُن کی
رسوائی کے لئے بے قید کرایا تھا ۔ ۲۶ ۔ تب موسیٰ لشکرگاہ کے دروازے پر
کھڑا ہوا ۔ اور کہا جو خداوند کی طرف ہو سو میرے پاس آوے ۔ تب سب بنی لاوی
اُس پاس جمع ہوے ۔ ۲۷ ۔ اور اُسنے اُنہین کہا کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے
فرمایا ہے کہ تم مین سے ہر مرد اپنی کمر پر تلوار باندھے ۔ اور ایک دروازے سے
دوسرے دروازے تک تمام لشکرگاہ مین گذرتے پھرو اور ہر مرد تم مین سے
اپنے بھائی کو ۔ ہر ایک آدمی اور اپنے دوست کو ۔ اور ہر ایک آدمی اپنے قریب
کو ۔ قتل کرے ۔ ۲۸ ۔ اور بنی لاوی نے موسیٰ کے کہنے کے موافق کیا ۔ چنانچہ
اُس دن لوگون مین سے قریب تین ہزار مرد مارے پڑے ۔ ۲۹ ۔ اور موسیٰ
نے کہا کہ آج خداوند کے لئے اپنے تئین مخصوص کرو ۔ ہر ایک مرد اپنے بیٹے ۔ اور اپنے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بہای پر حملہ کرکے تاکہ وہ تمہین آج ہی برکت دیوے - اور آج اپنے اوپر برکت لاؤ
۳۰- اور دوسرے دن صبح کو یون ہوا کہ موسی نے لوگون سے کہا کہ تم نے بڑا
گناہ کیا - اور اب مین خداوند کے پاس اوپر جاتا ہون - کہ شاید مین تمہارے
گناہ کا کفارہ کرون - ۳۱- چنانچہ موسی خداوند کے پاس پھر گیا - اور کہا
کہ ہائے - ان لوگون نے بڑا گناہ کیا کہ اپنے لئے سونے کا معبود بنایا - ۳۲-
اور اب کاش کہ تو اون کا گناہ معاف کرتا - مگر نہین تو مین تیری منت کرتا ہون
کہ مجھے اپنے اوس دفتر سے جو تو نے لکھا ہے میٹ دے - ۳۳- اور خداوند نے
موسی سے کہا کہ جس نے میرا گناہ کیا ہے - مین اوسی کو اپنے دفتر سے میٹ
دون گا - ۳۴- اور اب روانہ ہو کہ لوگون کو جہان مینے تجھے کہا ہے لے جا -
دیکھ میرا فرشتہ تیرے آگے چلیگا - لیکن مین اپنے مطالب کے دن مین
اون سے اون کی خطا کا مطالبہ کرون گا - ۳۵- اور خداوند نے اون کے
بچھڑے بنانے کے سبب جسے ہارون نے بنایا تھا - لوگون پر مری
بھیجی" ۱ (توریت طبع مذکور صفحہ ۱۱۴)

اس قصہ مین افترا و تحریف کی موجود پر قران کی یہ شہادت ہے جو سورہ طہٰ مین

قال فانا قد فتنا قومك من بعدك
واضلهم السامری ۝ فرجع موسی الی قومه
غضبان اسفا قال یقوم الم یعدكم
ربكم وعدا حسنا افطال علیكم العهد
ام اردتم ان یحل علیكم غضب من
ربكم فاخلفتم موعدی قالوا ما اخلفنا
موعدك بملكنا ولكنا حملنا اوزارا من

ارشاد ہے خدا تعالے نے (موسی کو)
فرمایا ہم نے تیرے پیچھے تیری قوم کو جانچا
ہے - اور سامری نے انکو بہکا دیا -
موسی غصہ مین پچھتاتا اپنی قوم کی طرف
پھرا (تو) بولا اے میری قوم خدا نے
تمہین اچھا وعدہ نہ دیا تھا ؟ کیا اوسکی
مدت بڑھ گئی تھی (نہین) بلکہ تم نے

© rasailojaraid.com

زینة القوم فقذفنها فکذلک القی السامری ۝ فاخرج لهم عجلا جسدا له خوار فقالوا هذا الٰهکم واله موسی فنسی ۝ افلا یرون الا یرجع الیهم قولا ولا یملک لهم ضرا ولا نفعا ۝ ولقد قال لهم هٰرون من قبل یقوم انما فتنتم به وان ربکم الرحمن فاتبعونی واطیعوا امری ۝ قالوا لن نبرح علیه عٰکفین حتی یرجع الینا موسی ۝ قال یٰهرون ما منعک اذ رایتهم ضلوا ۝ الا تتبعن افعصیت امری ۝ قال یبنؤم لا تاخذ بلحیتی ولا براسی انی خشیت ان تقول فرقت بین بنی اسرائیل ولم ترقب قولی ۝ قال فما خطبک یسامری ۝ قال بصرت بما لم یبصروا به فقبضت قبضة من اثر الرسول فنبذتها وکذلک سولت لی نفسی ۝

(طہ ۶ ۴ و ۵ ۱)

یہ چاہا کہ تم پر خدا کا غضب اترے - سو تمنے میرے عہد (حکم) کا (کہ خدا کی طاعت پر قائم رہنا یا میرے پیچھے چلے آنا) خلاف کیا وہ بولے ہمنے اپنے اختیار سے تیرے حکم کا خلاف نہین کیا ولیکن ہمکو قوم (قبط) کے زیور کا بہت سا بوجھ اٹھانا پڑا تھا اسکو ہم نے (بھٹی مین جلانے کو) پھینک دیا - سامری نے بھی انہین پھینک دیا (جس سے) انکو بچھڑا نکال دیا جو آواز دار جسم تھا پھر وہ لوگ بولے تمہارا اور موسیٰ کا معبود یہ ہے - وہ بھول گیا (کہ دوسرے معبود کی تلاش مین گیا ہے) انہون نے یہ خیال نہ کیا کہ وہ بچھڑا تو بات کا جواب نہین دیتا اور نہ اُن کے نقصان اور نفع کا اختیار رکھتا ہے (پھر وہ معبود کیونکر ہوسکتا ہے) بیشک ہارون نے اُن سے پہلے ہی کہدیا تھا کہ اسے میری قوم (اس بچھڑے سے) تمہارا امتحان ہوا ہے (کہ تم اسکو پوجتے ہو یا خدا کو) تمہارا رب تو وہ ہے جو تمپر رحم کرتا ہے (نہ بچھڑا جو کچھ نہین کرتا) تم میرے پیچھے لگو - اور میرا کہا مانو (یعنے اس بچھڑے کی عبادت نکرو) وہ بولے ہم تو اس (کی پوجا) پر جمے رہین گے - جبتک

[illegible]

© rasailojaraid.com

کسنے روکا۔ جب تونے دیکھا تھا کہ وہ لوگ بہک گئے ہین۔ کیا توبھی میرا نافرمان ہوگیا۔ اُسنے کہا اے میری ماں کے بیٹے۔ میری ڈاہڑی نہ پکڑ اور نہ میرا سر۔ مین (اس سے) ڈرا کہ تم کہوگے تو نے بنی اسرائیل مین (ان سے الگ ہوکر) پہوٹ ڈال دی اور میری بات یاد نرکھی (میرے پیچھے میری جگہ ٹہرا اور سنوارتا رہ) موسی نے (سامری کو) کہا تجھے کیا ہو گیا۔ وہ بولا مینے دیکھ لیا جو کسی نے نہ دیکھا پہر مینے بھیجے ہوئے (جبرئیل) کے پاؤن کے نیچے سے مٹھی بھر لی اور وہ مینے (اس بچھڑے مین) ڈال دی۔ (جس سے اسمین جان پڑگئی) میرے جی نے ہی مجھے یہ بات اچھی بتائی"

اس شہادت سے صاف ثابت ہے کہ بچھڑا سامری نے بنایا اور پوجوایا تھا حضرت ہارون علیہ السلام اُسکے بنانے مین شریک نہین ہوئے اور نہ اُسکے پوجے جانے مین خوش رہے۔ وہ اُس کی عبادت سے بالغ رہے اور قوم کو عبادت خدا کی طرف بلاتے رہے۔

توریت کے بعض الفاظ کی شہادت اس قصہ مین تحریف و افترا کے وجود پر اس طور پر پائی جاتی ہے کہ اسی باب خروج کی آیت ۳۳ مین بیان ہے کہ خدا نے موسیٰ سے کہا کہ جسنے میرا گناہ کیا ہے مین اُسی کو اپنے دفتر سے میٹ دونگا اور آیت ۳۵ مین ہے کہ خدا نے اُس بچھڑے کے بنانے کے سبب لوگون پر مری بھیجی اور آیت ۲۸ مین ہے کہ اوس جرم گوسالہ پرستی کے سبب تین ہزار آدمی ایک دن مارے گئے اور یہ بات ثابت و مسلم ہے کہ حضرت ہارون ان تینون ہزارون مین سے کسی سزا مین شامل و شریک نہین کئے گئے۔ وہ وبا (مری) کے عذاب مین مبتلا ہوئے نہ قتل کئے گئے اور نہ خدا کے دفتر سے اُنکا نام مٹایا گیا بلکہ وہ اوسوقت اور اُسکے بعد بھی خدا کی بارگاہ مین برگزیدہ اور مقدس قرار

پائے چنانچہ زبور ۱۰۶ آیت ۱۶ مین ہارون کو برگزیدہ کہا گیا ہے اور زبور صفحہ ۱۰۶ آیت ۱۶ و ۱۷ مین ہارون کو مقدس کہا گیا اور یہ بیان ہوا ہے کہ خدا نے اُسکے حاسدون کو ہی زمین مین دہنسا دیا ہے"۔ اور یہ واقعہ اوس واقعہ گوسالہ سے پیچھے ہوا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دیئے گئے اور اون ہی کی نسل مین کاہن کا عہدہ مقرر رہا ہے جس سے صاف نتیجہ نکلتا ہی کہ وہ بچھڑا بنانے یا اوسکے پوجنے مین شریک نہین ہوئے - ہو تو ان ہزارون سے زیر بحث

اور شیخ الاسلام **حافظ ابن حجر** کی عبارت مین اور **حافظ ابن القیم** کی پہلی عبارت مین جو **بخت نصر** کے عہد مین توریت کا ضائع ہو جانا اور امام رازی کی عبارت مین **محافظین** توریت کا کم ہو جانا و بنا بر آن علیہ اسمین وقوع تحریف کا آسان ہونا بیان ہوا ہے اوسکی تائید و تصدیق عیسائیون کے اقوال ذیل مین پائی جاتی ہے (جو کتاب اعجاز عیسوی مین منقول ہین)

باب اول کتاب اول مقابیس مین ہے کہ انٹیوکس شہنشاہ فرنگستان نے اورشلیم کو فتح کر کے عہد عتیق کی کتابون کے جتنے نسخے جہان سے اوسے ملے پھاڑ کر جلا دیئے اور حکم دیا کہ جسکے پاس کوئی کتاب عہد عتیق کی نکلے گی یا وہ شریعت کی رسم بجا لاویگا مار ڈالا جاویگا اور ہر مہینے مین تحقیق اسکی عمل مین آتی تھی اور جس کے پاس کوئی کتاب عہد عتیق کی نکلتی یا ثابت ہوتا کہ وہ رسم شریعت بجا لایا وہ مارا جاتا - اور کتاب تلف کی جاتی تھی -

ملنر کا تلک اپنی کتاب مین جو ۱۸۴۳ء مین بلدہ ڈربی مین چھپی ہے صفحہ ۱۱۵ مین لکھتا ہے کہ علما کا اسپر اتفاق ہے کہ اصل نسخہ توریت اور اسی طرح اصل نسخے اور کتابون عہد عتیق کے شہر اورشلیم اور ہیکل کے ساتھ ہاتھون لشکر بخت نصر سے غارت ہوئے - اور جب صحیح نقلین اونکی پھر بطفیل عزرا کے ہوئین وہ نسخے نقلون کے بھی حادثہ انٹیوکس مین ضائع ہوئے اور پھر گواہی اون کتابون کی صداقت کی نہ تھی جب تک کہ مسیح اور حواریون نے اون کی صداقت کی گواہی نہ دی تھی " الخ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انجیل کے دعوی صحت اور ان کتب کی حمایت مین عیسائیون سے کم نہین) ان واقعات کو تسلیم کرتے ہین اور بنا ء علیہ ان کتب مین وقوع اغلاط اور کمی کے قائل ہوگئے ہین گو اوسکو آپ تحریف لفظی سے نہین کہتے غلطی یا کمی سے تعبیر کرتے ہین جسمین آپ اپنی خاص اصطلاح کے پابند ہین -

آپ تبیین الکلام کے صفحہ ۳۴ مین فرماتے ہین "بعض علماء مسیحی کہتے ہین کہ یہ بات بے بنیاد ہے کہ مقدس کتابون مین سے کوئی تحریر جاتی رہی ہے - بلکہ مقدس تحریرون مین سے نہ کوئی تحریر کھوئی گئی ہے اور نہ کھوئی جا سکتی ہے - مگر اپنے دعوے کے اثبات کے لئے وہ ایسی دلیلین پیش کرتے ہین جو کسی طرح کافی نہین ہین - اون کی دلیلون کا طرز کلام یہ ہے کہ مقتضائے حکمت کا یہ نہین ہے کہ جو کتاب روح قدس کی تائید سے دی گئی پھر اسکو ایسا معدوم کر دے کہ پھر ہاتھ نہ آسکے اور اگر وہ انسان کی تربیت کے لائق نہ تھین تو اون کو پہلے ہی کیون دیا تھا - معہذا ایماندار لوگ ہمیشہ اون کتابون کو عزیز رکھتے ہین اور وہ دور دور پھیل گئی تھین - پھر کیونکر معدوم ہو سکتی ہین - علاوہ اسکے اگرچہ اون کتابون کو الہامی لکھنے والون نے لکھا ہو - مگر یہ ضرور نہین کہ وہ بھی الہامی ہون اسلئے کہ الہامی لکھنے والون کی ہر تحریر کا الہامی ہونا ضرور نہین ہے - اسلئے وہ کتابین مقدس کتابون مین داخل نہ تھین سوا اسکے اگلے زمانہ مین ہر ایک چھوٹی سی تحریر پر بھی کتاب کا اطلاق کیا کرتے تھے - پس اون کتابون کے بعض مطالب جو روحانی تربیت سے متعلق تھے تو اون کے نہونے سے بائبل مین کچھ نقصان نہین - مگر یہ ظاہر ہے (صاحب تبیین الکلام

یعنے جو گم اور تلف ہوئی ہین "

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

غور نہیں کہ ادنی تامل کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دلیلین کافی نہین ہین جو
کتاب روح قدس کی سے دی گئین ہون - اُس کے معدوم ہوجانے سے حکمت
الٰہی مین کچھ نقصان نہین ہوسکتا اگر ایک ہی کتاب انسان کی ہر حالت کی تربیت
کو کافی ہوتی تو اولڈ ٹسٹمنٹ* کے بعد نیو ٹسٹمنٹ کی حاجت کاہیکو ہوتی - ایمان دار
لوگ بلا شبہ الہامی کتابون کو عزیز رکھتے ہین - مگر عام مصیبت کی حالتون مین جو انسان
کو مقتضے اوسکی ضعیف خلقت کے نہایت درماندہ کردیتی ہین (خصوصاً وہ پے درپے
کی مصیبتین جو یہودیون پر پڑین) ایسی عزیز تحریرون کا جاتا رہنا کچھ خلاف نیچر کے
نہین ہے - علی الخصوص ایسی حالت مین کہ وہ ایک جگہ جمع تھین - بلکہ متفرق
ٹکڑے لوگون کے پاس تھے - ان کتابون کے الہامی ہونے پر کوئی دلیل نہین
ہے - خصوصاً جبکہ خود الہامی لکھنے والون نے اون سے استخراج کیا ہو - یا
اونکی طرف اشارہ کیا ہو - فرض کیا جاوے کہ ان کے تمام مطالب کتب مقدسہ
مین ہون اور کتب مقدسہ کو اون کی حاجت نرہے ہو مگر اس مقام پر اسکی بحث
نہین ہے - بلکہ صرف اتنا کلام ہے کہ اور بھی معتدا و صحیح کتابین تھین جو اب
معدوم ہین اور یہ بات ایسی طرح پر ثابت ہے کہ اس سے بڑے بڑے علمار
مسیحی نے اقرار کیا ہے -

مفرڈ صاحب اپنی کتاب سوالات السوال مین جو ۱۸۴۳ء مین لنڈن مین
چھپی ہے ذیل سوال دوم مین لکھتے ہین کہ یہ کتابین تھین حضرت مسیح علیہ السلام کو
ناصری کہا گیا تھا (اور جسکا ذکر مقدس متی* نے باب ۲ ورس ۲۳ مین لکھا ہے)

(*) اولڈ ٹسٹمنٹ عہد نامہ قدیم توریت وغیرہ - نیو ٹسٹمنٹ عہد نامہ
جدید انجیل وغیرہ ہو (*) انجیل مطبوعہ مرزاپور صفحہ ۳ ملاحظہ ہو (اڈیٹر)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نیست و نابود ہو گئی تھین ایسلئے کہ جو کتابین شہو نگی اب جو دہین کسی مین حضرت مسیح کو ناصری نہین لکھا ہی کہ بیر ہٹم صاحب اپنی تفسیر مین لکھتا ہی کہ پیغمبرونکی بہت سی کتابین ناپید ہو گئی ہین ایسلئے کہ یہودیون نے غفلت کی تہی بلکہ بیدینی سے بعض کتابونکو کہو دیا اور بعض کو پہاڑ ڈالا اور بعض کو جلا دیا

تفسیر ڈائیلی مین ہے - کہ اس بادشاہ روشنضمیر یعنے سلیمان علیہ السلام نے اوس دانائی کو جو اوس نے پائی انسانون کے فائدہ کے واسطے استعمال مین لانا چاہا - اور بہت سی کتابین اونکی تعلیم کے واسطے لکھین - مگر حضرت عزرا نے صرف تین کو مقدس کتابون مین داخل کیا اور باقی (یعنے جنکو مقدس کتابون مین داخل نہین کیا) یا تو وہ مذہبی تربیت کے لئے نہین بنائی گئی تھین یا ایک زمانہ کے گذر جانے کے سبب خراب اور ناقص ہو گئی تھین -

تفسیر ڈائیلی مین ذیل شرح درس ۲۵ باب ۱۴ کتاب دوم سلاطین کے لکھا ہی کہ یونس پیغمبر کا حال اس مقام پر ہے - اور اس مشہور پیغام مین جو یونس کو لے گئے تھے ہے اور اون پیشین گوئیون کو جن سے اوس نے بادشاہ یربعام کو سرپا کے بادشاہ سے لڑنے پر دلیری دی کسی جگہ لکھا ہوا نہین پاتے - اسکا سبب صرف یہی نہین ہے کہ بہت سے پیغمبرون کی تحریرین ہمارے پاس نہین ہین بلکہ یہ بھی ہے کہ پیغمبرون نے بہت سی پیشین گوئیون کو لکھا ہی نہین -

غرضکہ ہر طرح سے یہ بات ثابت ہو کہ ان مقدس کتابون کے سوا اور بھی کتابین تھین جو مدت سے ناپید ہو گئی تھین -

یہ توریت اور محافظین توریت پر حوادث واقع ہونے اور اوس کے سبب الفاظ کے بدل جانے اور کتب کے کہوئے جانے کا بیان ہے - ایسی ہی انجیل اور انجیل والون پر مصائب واقع ہوئی ہین جن سے انجیل مین وقوع تحریف و تبدیل سہل و آسان تہا -

لارڈنر ساتوین جلد اپنی تفسیر کے صفحہ ۵۲۳ مین لکھتا ہے کہ ایچ کے پہلے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سنہ ۱۹ جلوسی دیوکلیشین مین فرمان جاری ہوا کہ کلیسی گرائی جاوین اور کتب مقدسہ جلائی جاوین - پھر صفحہ ۲۲۳ مین لکھتا ہے کہ یوسی بیس بڑے غم سے کہتا ہے کہ اُسنے بچشم خود دیکھا کہ کلیسی بُنیاد سے گرائی گئی اور کتب مقدسہ بازارو مین جلائی گئین - اور ولیم میور صاحب اپنی تاریخ کلیسا کے جو سنہ ۱۸۸۸ع مین چھپی ہے صفحہ ۱۲۹ مین لکھتے ہین کہ سنہ ۳۰۳ع مین ایک نہایت سخت اشتہار کیا گیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مسیحون کا عبادت کے واسطے جمع ہونا ممنوع اور باعث قتل کا ہوگا عبادت خانے مسمار اور اوجاڑے جاوین - عیسائیون کی کتابین تلاش کرکے جلائی جاوین الخ - پھر صفحہ ۱۳۰ مین لکھتے ہین کہ عیسائیون کی کتابین خصوص خدا کی پاک کتاب جسکو وے اپنی جان کے برابر عزیز رکھتے تھے اوسکی جتنی جلدین تلاش سے ملین جلائی گئین اور جسکے یہان نہین پائی گئین یا جنے چھپا رکھین اور دینے سے انکار کیا سخت عذاب مین پہنچا " - ایسا ہی صاحب اعجاز نے نقل کیا ہے ۔

اور حافظ ابن القیم کی پہلی عبارت میرے جو بیان ہوا ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام نے کتاب توریت صرف بنی لیوی کو دی تھی - عامہ بنی اسرائیل کو اونکی شرارت و اختلاف کے خوف سے سپرد نہ کی تھی (جس سے محافظین توریت کے پہلے ہی زمانہ سے قلت ثابت ہوتی ہے) اسکی تصدیق کتاب استثنا و کتاب دوم سلاطین و کتاب دوم تواریخ سے ہوتی ہے ۔

استثنا کے باب ۱۷ مین آیت ۱۸ - یون ہوگا کہ جب وہ (یعنے بادشاہ وقت) اپنے تخت سلطنت پر جلوس کرے تو اپنے واسطے شریعت کی ایک نقل اُسکمین سے جو لاوی ہے کاہنون کے حضور ہی کتاب مین لکھے " (توریت صفحہ ۲۵۳)

اور اسکے باب ۳۱ مین ہے ۹ - اور موسی نے اس شریعت کو لکھا اور بنی لیوی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کاہنون کے جو خداوند کے عہد کے صندوق کو اُٹھاتے تھے اور اسرائیل کے سارے
بزرگون کے حوالہ کیا - ۱۰ - اور موسی نے انہین یہ کہکے فرمایا کہ ہر ایک سات برس
کے اخیر چھٹکارا دینے کے معین وقت پر خیمون کی عید مین - ۱۱ - جب کہ سارا
اسرائیل خداوند تیرے خدا کے آگے اوس جگہ پر جسے وہ پسند کریگا حاضر
ہوا کرے - تو تو اس شریعت کو پڑھکے سارے اسرائیل کو سنایا کریو × ۲۴ - اور ایسا
ہوا کہ جب موسی اس شریعت کی باتون کو کتاب مین لکھ چکا اور وے تمام ہوئین تو
۲۵ - موسی نے لاویون کو جو خداوند کے عہد کے صندوق اُٹھاتے تھے فرمایا کہ
اس شریعت کی کتاب کو لیکر خداوند اپنے خدا کے عہد کے صندوق کی ایک بغل
مین رکھو تا کہ وہ تمہارے برخلاف گواہ رہے - ۲۷ - کیونکہ مین تیری بغاوت
اور تیری گردن کشی کو جانتا ہون - دیکھ کہ ہنوز مین جیتا اور آج کے دن تک تمہارے
ساتھ ہون - تم نے خداوند کی بغاوت کی ہے - تو میرے مرنے کے بعد کتنا زیادہ
کروگے - ۲۸ - اپنے فرقہ کے سارے بزرگون اور منصب دارون کو مجھ پاس
جمع کرو - تا کہ مین یہ باتین اون کے کانون تک پہنچا دون - اور آسمان اور زمین
کو اون پر گواہ کرون - ۲۹ - کیونکہ مین جانتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد تم
اپنے تئین خراب کروگے - اور اوس راہ سے جسکی بابت مینے تم کو حکم دیا ہے
پھر جاؤگے - اور کہ آخری دنون مین تم پر بدی پڑیگی - اسلئے کہ تم خداوند کے حضور
بدی کروگے کہ اپنے ہاتھ کے کامون سے اُسے غصہ دلاؤگے - ۳۰ - سو موسی
نے اس گیت کی باتین اسرائیل کی ساری جماعت کو کہہ سنائین - یہان تک کہ
وے تمام ہوئین (توریت ص ۲۸۳ و ۲۸۴)

ایسا ہی کتاب دوم سلاطین کے باب ۲۲ - آیت ۸ اور کتاب دوم تواریخ
باب ۳۴ - آیت ۱۴ مین مذکور ہے - کہ یہہ کتاب لاوی، کاہنون کے پاس

© rasailojaraid.com

رہی ہے ۔

ان شہادات سے بخوبی ثابت ہے کہ جو علماء اسلام نے توریت مین تحریف لفظی واقع ہونے کی وجہ اوس کے محافظین کی قلت اور مختلف اوقات مین اون کی قتل و ذلت بیان کی ہے یہ اون ہی کی معتبر کتابون سے ثابت ہے ۔

ایک سبب اس تحریف کے واقع اور سہل الوقوع ہونے کا اون کی کتابون مین بھی یہ بیان ہوا ہے کہ ابتدا سے بہت صدیون تک ان کتابون کے لکھنے کا انتظام کافی اور دستور اچھا نہ تھا اسلئے اون مین تبدیل و تغیر کا دخل ہوا ۔ یہ دخل صدہا ان اور دین کے دشمنون سے بھی ہوا ہے اور بعض دینداروں اور دین کے نادان دوستون سے بھی ہوا ہے ۔ اونہون نے کسی مسئلہ حق کی تائید ۔ یا ناحق کی تردید کی غرض سے اپنی طرف کچھ گھٹا بڑھا دیا اور حسبۃً للہ (خدا کے واسطے) حق مین جھوٹ ملایا یا حق کو چھپایا ۔

ایک کتاب تاریخ مین جو سنہ ۱۸۶۵ء مین بلدہ لنڈن مین مطبع چارلس ڈالمین صاحب مین چھپی ہے مذکور ہے کہ اگلے زمانہ مین لوہے یا پیتل یا ہڈی کی سلائی سے سیسے یا لکڑی یا موم وغیرہ کے تختون پر لفظون کے نقش کھودا کرتے تھے اور بہر سب سے پہلے مصر والے درخت پپیرس کے پتے ان تختون کے بدلے استعمال مین لائے ۔ پھر شہر پرگیمس مین خس کی وصلی ایجاد ہوئی اور آٹھوین صدی مین روئی اور ریشم سے کاغذ تیار ہوا اور تیرہوین صدی مین کپڑے سے بنایا گیا اور قلم کا ایجاد ساتوین (صدی) مین معلوم ہوتا ہے اور اگلے زمانہ مین کتاب ایک ہی طرف لکھی جاتی تھی اور لپیٹ کر رکھتے تھے اور کھولنے کے وقت بڑی جگہ درکار ہوتی تھی بعد اوس کے مربع ورقون پر دو طرفہ لکھنا شروع ہوا ۔ پس اس بات سے واضح ہے کہ نسبت اس زمانہ کے اگلے زمانہ

© rasailojaraid.com

مین لکھنا - ترجمہ کرنا اور پڑھنا اور کتاب کو حفاظت سے رکھنا بہت ہی مشکل تھا اور جعل اور تحریف کا ہوسکنا خواہ ارادہ بد سے ہو یا اور سبب سے اوسوقت کی کتابون مین بہت ہی آسان تھا اور خرابیون مذکورہ سبب سے زیادہ توریت اور انجیل مین اس کی قابلیت بلحاظ ملحدون کے تھی" - ایسا ہی اعجاز مین نقل کیا ہے -

ہارن صاحب اپنی تفسیر مین لکھتے ہین - " ایک سبب اختلاف عبارت کا ایسی خرابیان یا تبدیلیان ہین جوکسی فریق کے مطلب برآری کے لئے دانستہ کی گئی ہون خواہ وہ فریق دوست ہو یا بدعتی ہو - یہ بات تحقیق ہے کہ اون لوگون نے جو دیندار کہلاتے تھے اراداتاً بعض خرابیان کین - یا تبدیلیان اس دوراندیشی سے کی گئی تھین کہ جو مسئلہ تسلیم کیا گیا ہے اوسکو تقویت ہو - یا جو اعتراض اوس مسئلہ پر ہوتا وہ ہونہ سکے" - ایسا ہی تبیین الکلام مین ہے -

یہان شاید کوئی عیسائی یا کوئی مسلمان اون کا ہم خیال بھائی یہ اعتراض کرے کہ قران مجید کو لکھنے کا سامان بھی ابتدا مین ایسا ہی تھا - وہ ہڈیون - پتھرون - اور کھجور کی شاخ کے چھلکون پر لکھا جاتا تھا (چنانچہ صحیح بخاری مین منقول ہے) لہذا اس مین بھی تلف وتغیر کا احتمال ہے اور ممکن ہے کہ اس مین اسلام کے دشمنون یا نادان دوستون نے کچھ گھٹا بڑھا دیا ہو -

اسکا جواب یہہ ہے کہ اگر قران مجید صرف ان ہی چیزون پر لکھا جاتا اور کوئی دوسرا آلہ یا معیار اسکی حفاظت کا نہوتا - تو اُسکے بعض حصہ کے تلف وتغیر کا احتمال تھا ولیکن وہ پہلے ہی زمانہ مین کاغذون کے صحیفون مین لکھا گیا - جیسا کہ اور چیزون پر لکھا گیا تھا اور علاوہ بران وہ سینون کے سفینون مین جمع ہوتا رہا - جب سے وہ نازل ہونا شروع ہوا تب سے ہی مسلمانون نے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اُنکو یاد کرنا شروع کر دیا ۔

اسی بخاری مین ابن مسعود سے مروی ہے کہ مینے کئی اوپر ستر سورتین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مونھہ (یعنی زبان مبارک) سے یاد کر لی تھین ۔ عاصم کی روایت مین ہے کہ باقی قران آپ کے اصحاب سے اخذ کیا تھا ۔

عن عبد الله قال اخذت من فی رسول الله صلی الله علیه وسلم بضعا و سبعین سورة ۔ (بخاری ص ۷۴۸)

زاد عاصم عن عبد الله و اخذت بقیة القران عن اصحابه

(قسطلانی ص ۵۰۹ ج ۷)

اور صحیح بخاری مین قتادہ سے مروی ہے کہ مینے انس سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ مین قران کس نے جمع کیا تھا (یعنے حفظ کیا اور لکھ لیا) اونہون نے فرمایا قبیلہ انصار سے چار شخصون ۔ ابی بن کعب اور معاذ بن جبل ۔ زید بن ثابت و ابوزید نے ۔ جس سے اون کی مراد یہ ہے کہ قبیلہ انصار سے بنی خزرج مین چار تھے جنہون نے قران کو حفظ بھی کیا اور لکھ بھی لیا تھا ۔ کیونکہ دوسرے قبائل سے قران مجید کو لکھنے اور یاد کرنے والے اور لوگ بہت ہوئے ہین ۔

عن قتادہ قال سالت انس بن مالک من جمع القران علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اربعة کلهم من الانصار ۔ ابی بن کعب ۔ و معاذ بن جبل و زید بن ثابت و ابو زید ۔

(بخاری ص ۷۴۸)

اِس حدیث کی شرح مین قسطلانی نے کہا ہے کہ صحیح بخاری مین ثابت ہو چکا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مکہ مین اپنے گھر کے صحن مین جسقدر قران مجید نازل ہو چکا تھا نماز مین پڑھا کرتے ۔ حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وقد صح في البخاري انه بنى مسجدا بفناء داره فكان يقرأ القران اي ما نزل منه اذ ذاك وجمع على القران على ترتيب النزول وقال ابن عمر فيما رواه النسائي باسناد صحيح جمعت القران فقرأت به كل ليلة الحديث وعد ابو عبيدة القراء من الصحابة من المهاجرين الخلفاء الاربعة وطلحة وسعدا و وابن مسعود وحذيفة وسالما و ابا هريرة وعبد الله بن السائب والعبادلة. ومن النساء عائشة وحفصة وام سلمة ولكن بعض هولاء انما اكمله بعده صلعم وعند ابن ابي داود في كتاب الشريعة من المهاجرين ايضا تميم بن اوس الداري وعقبة بن عامر ومن الانصار عبادة بن الصامت وابا حليمة معاذا ومجمع بن حارثة وفضالة بن عبيد مسلمة بن مخلد وممن جمعه ايضا ابو موسى الاشعري فيما ذكره الداني وعمرو بن العاص

بھی قران کو ترتیب نزول کے مطابق جمع کیا تھا۔ اور ابن عمر سے نسائی نے بسند صحیح نقل کیا ہے کہ اونھون نے بھی قرآن جمع کیا تھا۔ اور ہر شب اوس کو (نماز مین) پڑھا کرتے۔ ابو عبید نے قران کے قاریون مین مہاجرین سے چارون خلفا۔ طلحہ۔ سعد۔ ابن مسعود۔ حذیفہ۔ سالم۔ ابوہریرہ عبد اللہ بن السائب اور چارون عبد اللہ اور مستورات سے حضرت عائشہ و ام سلمہ کو شمار کیا ہے۔ لیکن ان مین بعض نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد اوس کو پورا کیا تھا۔ ابن ابی داود نے کتاب الشریعۃ مین مہاجرین سے تمیم داری و عقبہ بن عامر کو بھی شمار کیا ہے اور انصار سے عبادہ بن صامت و ابو حلیمہ معاذ۔ مجمع بن حارثہ و فضالہ بن عبید و مسلمہ بن مخلد کو بھی شمار کیا ہے۔ ابو موسی اور عمرو بن عاص و سعد بن عبادہ وغیرہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وسعد بن عبادة و بالجملة فيتعذر ضبطهم على ما لا يخفى۔ (قسطلانی ص ۵۱۱)	و غیرہ نے جن سب کا شمار مشکل ہے جامع قران تھے ؎

صحیح بخاری مین حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے

عن انس ان رعلاً و ذكوان وعصية وبني لحيان استمدوا رسول الله صلى الله عليه وسلم على عدوه فامدهم بسبعين من الانصار كنا نسميهم القراء في زمانهم (بخاری ص ۵۸۶)	ستر قاریون (یعنے قران کے حافظون) کو بنی لحیان وغیرہ کی مدد کے لئے اُنکے ساتھ بھیجا جن کے ساتھ اونہون نے غدر کیا۔ صحیح بخاری وغیرہ مین زید بن ثابت

سے روایت ہے کہ عہد صدیقی مین یمامہ کی لڑائی مین لوگ کثرت سے مقتول

ان زيد بن ثابت قال ارسل الى ابوبكر مقتل اهل اليمامة فاذا عمر بن الخطاب عنده قال ابوبكر ان عمر اتاني فقال ان القتل قد استحر يوم اليمامة بقراء القرآن واني اخشى ان استحر القتل بالقراء بالمواطن فيذهب كثير من القرآن واني اري ان تامر جمع القرآن × × × قال زيد قال ابوبكر انك رجل شاب عاقل لا نتهمك وقد كنت تكتب الوحي لرسول الله صلى الله عليه وسلم فتتبع القرآن فاجمعه × × ×	ہوے تو حضرت عمر کو یہ خوف پیدا ہوا کہ مبادا اس قتل مین قران کے قاری یعنے حافظ بھی شامل ہو جائین اور قران کا بہت سا حصہ جاتا رہے۔ تب اونہون نے حضرت صدیق اکبر سے (جو خلیفہ وقت تھے) درخواست کی کہ وہ بھی قران کو جو لوگون کے پاس متفرق مکتوب (لکھا ہوا) یا محفوظ (زبانی یاد) ہے ایک جگہہ لکھوا دین۔ اونہون نے اس کام پہ زید بن ثابت کو مامور کیا۔ زید نے شانہ کی ہڈیون پتھرون اور کھجور کی شاخ کے چھلکون پر سے اور

© rasailojaraid.com

فتتبعت القران اجمعه من العسب و اللخاف وصدور الرجال حتی وجدت آخر سورة التوبة مع ابی خزیمة الانصاری لم اجدها مع احد غیره - لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیه ما عنتم حتی خاتمة براءة فکانت الصحف عند ابی بکر حتی توفاه الله ثم عند عمر حیاته ثم عند حفصه بنت عمر (بخاری ص۷۴۶)

حافظون کے سینون سے قران کو اخذ کرکے ایک جگہ جمع کردیا - اون کے لکھے ہوئے صحیفے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین آپ کے پاس رہے - آپ کے بعد (خلافت عمری مین) حضرت عمر کے پاس - آپ کے بعد حضرت حفصہ بنت عمر کے پاس"

انحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عہد سعادت مہد مین بہی قرآن سب کا سب لکہا گیا تہا - پر وہ ایک مصحف مین موجودہ ترتیب سے مرتب ...

وانما ترک النبی صلی الله علیه وسلم جمعه فی مصحف واحد لان النسخ کان یرد علی بعضه فلو جمعه ثم رفعت تلاوة بعضه لادی الی الاختلاف والاختلاط فحفظه الله تعالی فی القلوب الی انقضاء زمن النسخ فکان التالیف فی الزمن النبوی والجمع فی الصحف فی زمن الصدیق والنسخ فی المصاحف فی زمن عثمان وقد کان القران کله مکتوبا فی عهده صلی الله علیه وسلم لکنه غیر مجموع فی موضع واحد ولا مرتب السور (قسطلانی ص۹۷)

قال السفاقسی فکان جمع ابی بکر خوف ذهاب شیء من القران بذهاب حملته اذ انه لم یکن مجموعا فی موضع واحد وجمع عثمان لما کثر الاختلاف فی وجوه قرائته حین قرؤا بلغاتهم حتی ادی ذلک الی تخطیة بعضهم بعضا فنسخ تلک الصحف فی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہ تھا اوس کی سبھی سورتین متفرق اوراق اور ٹکڑون پر لکھی ہوئی تھین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سب سورتون کو ایک جگہ اور خاص ترتیب سے اسلئے مرتب نہ کیا تہا کہ آپ کو وحی کا انتظار تھا جس مین نسخ آیات کا بھی احتمال تھا۔

عہد صدیقی مین ان سب سورتون کو یکجا کیا گیا۔ تو ساتون زبان اور محاورات مختلف

مصحف واحد مقتصرا من اللغات علی لغة قریش اذ هی ارجحها۔ (قسطلانی ص ۱۰-۵ ج ۷)

نقل السیوطی ان کتابة القران لیست بمحدثة فانه صلعم کان یامر بکتابته ولکنه کان مفرقا فی الرقاع وغیرها وانما امر الصدیق بنسخها من مکان الی مکان مجتمعا وکان ذلك بمنزلة اوراق وجدت فی بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیها القران فجمعها جامع وربطها بخیط حتی لا یضیع منها شیء (لمعات شرح مشکوۃ)

(۱) ان ابن عباس حدثه ان رسول اللہ صلعم قال اقرأنی جبریل علی حرف فراجعته فلم ازل استزیده ویزیدنی حتی انتهی الی سبعة احرف (بخاری ص ۷۴۶)

عن ابی بن کعب قال لقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبریل فقال یا جبریل انی بعثت الی امة امیین منهم العجوز والشیخ الکبیر والغلام والجاریة والرجل الذی لم یقرء کتابا قط قال یا محمد ان القران انزل علی سبعة احرف (جامع ترمذی ص ۱۳۲)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اقوام عرب کو جنمیں بعض الفاظ و آیات کو وہ اقوام عرب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اجازت سے پڑھتے تھے لیا گیا تھا - خاص قریش کی زبان و محاورات کو جنمیں پہلے قران نازل ہوا تھا اور آخر اسی کا تقرر حضرت کے فعل اخیر سے ہو گیا تھا مخصوص بہ کتابت نہ کیا تھا -

حضرت عثمان کے عہد خلافت میں (۱) ان الفاظ و آیات کے ان مختلف زبانوں و محاورات میں

---

(۱) وقیل سبع اللغات لسبع قبایل من العرب متفرقة فی القران فبعضہ بلغة تمیم و بعضہ بلغة ازد و ربیعة و بعضہ بلغة هوازن و کذالک سائر اللغات و معانیها واحدة - قسطلانی ص ۵۰۴ ج ۷)

وقال ابن الجزری تتبعت القران صحیحها و شاذها و ضعیفها و منکرها فاذا هی ترجع الی سبعة اوجه من الاختلاف لا تخرج عن ذالک و ذالک اما فی الحرکات بلا تغیر فی المعنی و الصورة نحو البخل و یحسب بوجهین ام بتغیر فی المعنی فقط نحو فتلقی ادم من ربه کلمات و ادکر بعد امة و اما فی الحروف بتغیر المعنی لا الصورة نحو تبلو و تتلو و ننجیك ببدنك و ننحیك ببدنك او عکس ذالک نحو بسطة و بصطة او بتغیرهما نحو اشد منکم و منهم و یاتل و یتال و فامضوا الی ذکر الله و اما فی التقدیم والتاخیر نحو فیقتلون و یقتلون و جاءت سکرة الحق بالموت او فی الزیادة والنقصان نحو اوصی و وصی و الذکر والانثی (قسطلانی ص ۵۰۵ ج ۷)

(۲) ان حذیفة بن الیمان قدم علی عثمان و کان یغازی اهل الشام فی فتح ارمینیة و اذربیجان مع اهل العراق فافزع حذیفة

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پڑھے جانے کے سبب مسلمانوں میں اختلاف واقع ہوا اور ایک نے دوسرے کو
اپنے محاورہ کی مخالفت کے سبب جھوٹا کہنا شروع کیا تو حضرت عثمان نے صرف
ایک زبان و محاورہ قریش پر (جس میں پہلے نزول قران ہوا تھا اور اسی پر آخر
استقرار ہوا) (۱) سبھی مسلمانوں کو متفق کرنا اور دوسرے محاورات کے استعمال کو

اختلافهم في القرآة فقال حذيفة لعثمان يا امير المومنين ادرك
هذه الامة قبل ان يختلفوا في الكتاب اختلاف اليهود والنصارى
فارسل عثمان الى حفصة ان ارسلي الينا بالصحف ننسخها في المصاحف
ثم نردها اليك فارسلت الى عثمان فامر زيد بن ثابت وعبد الله ابن الزبير
وسعيد بن العاص وعبد الرحمن بن الحارث بن هشام فنسخوها
في المصاحف وقال عثمان للرهط القرشيين الثلثة اذا اختلفتم انتم
وزيد بن ثابت في شيء من القرآن فاكتبوه بلسان قريش فانما نزل بلسانهم ففعلوا حتى اذا نسخوا الصحف
في المصاحف رد عثمان الصحف الى حفصة وارسل الى كل افق بمصحف مما نسخوا وامر بما سواه
من القرآن في كل صحيفة او مصحف ان يحرق قال ابن شهاب واخبرني خارجة بن
زيد بن ثابت سمع زيد بن ثابت قال فقدت آية من الاحزاب
حين نسخنا المصحف قد كنت اسمع رسول الله صلى الله عليه
وآله وسلم يقرأ بها فالتمسناها فوجدناها مع خزيمة بن ثابت
الانصاري من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه
فالحقناها في سورتها في المصحف (بخاری ص ۷۴۶)

(۱) واختلف هل كانت العرضة الاخيرة بجميع الاحرف السبعة او بحرف
واحد منها وعلى الثاني فهل هو الحرف الذي جمع عليه عثمان الناس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بخوف اختلاف موقوف کرنا چاہا - تو انہی صحیفون کو حضرت حفصہ کے پاس سے منگوا
لیا اور قران کے حافظون اور ماہرون سے چار شخصون کو جن مین بعض نزول
قران کے وقت انحضرت صلعم کے کاتب قران تھے حکمدیا کہ جن الفاظ وآیات
کے محاورہ عربی مین اختلاف واقع نہو اون کو قریش کی زبان لکھو - اونہون نے
ہر ایک آیت پر تحریری شہادتون کے علاوہ متعدد لوگون کی زبانی اوریادداشت

← اوغیرہ نعند احمد وغیرہ من طریق عبیدۃ السلمانی ان الذی جمع علیہ
عثمان الناس موافق للعرضۃ الاخیرۃ ونحوہ عند الحاکم من حدیث
سمرۃ واسنادہ حسن وقد صححہ ھو" (قسطلانی ص ۵۰۸ ج ۷)

وعن ابی العالیۃ عن ابی بن کعب عند عبد اللہ ابن الامام احمد انہم
جمعوا القران فی المصاحف فی خلافۃ ابی بکر وکان رجال یکتبون
ویملی علیہم ابی بن کعب فلما انتہوا الی ھذہ الایۃ ثم انصرفوا صرف
اللہ قلوبہم بانہم قوم لا یفقہون وظنوا ان ھذا اخر ما نزل
من القران فقال لھم ابی بن کعب ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اقرانی بعدھا آیتین لقد جاءکم رسول
من انفسکم الی وھو رب العرش العظیم وعند احمد قال اتی الحارث
بن خزیمۃ بہاتین الاتیین لقد جاءکم رسول الی عمر بن الخطاب
فقال من معک علی ھذا قال لا ادری واللہ انی اشھد لسمعتہا
من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ووعیتہا وحفظتہا فقال
عمر وانا اشھد لسمعتہا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
(قسطلانی ص ۱۸۳ ج ۷) ←

© rasailojaraid.com